



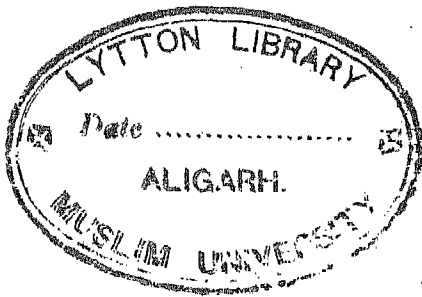
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله
الطيبين الطاهرين
الطاهرين

مختار
الطاهرين



مختار
الطاهرين

در کتاب پر طبع علمی
علی بن عثمان شریف



تری قدرت می بود به کجا بود که این قدری
 درین جنت بی بی هر جا بود که این قدری
 بنیاد خلقت را برساند این قدری
 بیان کسی بود وصف قدرت خلق دنیا



۲۲۵۷۳

۲۱۰۲

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U22573

2002

دل اینا طار قدسه
 ترخم سکا
 سر بر بن طره و سار خیر اهل و نیار
 سر می دعوی پر شاد بی جهان من شور
 حباب ل کا جامه بیو گیا بی پاٹ و دیار
 نهو کیون و آینه تبیح خنجر باغ و نیا
 نهین سو دای ویدار اب کسی زلف علیکا
 دهرن اینا جو کوزا نگیا عمل مصفا
 هر اک تار نفس اینا هوای و دم عتقا
 عجب کیا بی ستون گرام رکها چرخ
 دلیل نی بدل بی وکیه لکھی قصه علیکا

سزانی کی عوض بی پ به نغمه ذکر موی کا
 مین بلبل چون گستان صفای حق تعالی کا
 زبان پر سیری رتبه ای هر اک دم زمونی کا
 هوالب نبیا و حق سی کتب قلب مصفا کا
 مین سجا الیک نقشه بحر وحدت مین سر ویا کا
 و طیفه شکری تیرا هر اک اشیا گویا کا
 هو اسر سه سواد خط حق چشم تننا کا
 زبان گوی خیال وصف کس کی رنج نیا کا
 کوئی دم مایوسی تیری نشین خاقل زبان دل
 بی چو پالیتا و ه سانبان ابر قدرت سی
 جو تو چای صدف هو پر گزنی آب نسیان کی
 تری صفت سی بی فراد عالم اصل مین هر
 هو ثابت که کراسی بی راه حق نمائی بی

تری قدرت می بود به کجا بود که این قدری
 درین جنت بی بی هر جا بود که این قدری
 بنیاد خلقت را برساند این قدری
 بیان کسی بود وصف قدرت خلق دنیا
 تری جنت بی بی هر جا بود که این قدری
 بنیاد خلقت را برساند این قدری
 بیان کسی بود وصف قدرت خلق دنیا

تری قدرت می بود به کجا بود که این قدری
 درین جنت بی بی هر جا بود که این قدری
 بنیاد خلقت را برساند این قدری
 بیان کسی بود وصف قدرت خلق دنیا

تری قدرت می بود به کجا بود که این قدری
 درین جنت بی بی هر جا بود که این قدری
 بنیاد خلقت را برساند این قدری
 بیان کسی بود وصف قدرت خلق دنیا

آیا چو دیدم که جان و دل خصلت جوان
 که عشاق بی خیاره با زبان می بگویند
 که عشاق بی خیاره با زبان می بگویند
 که عشاق بی خیاره با زبان می بگویند

<p>علوم ظاهر و باطن عیان تھی آپ کی دل پر ہوئی لاکھوں نئی پیدائش یہ تہ بہ تہ ہوا حاصل یہ تاثیر قدم قدم تقدس سبط نبی و کیوں زمین و آسمان کا نام ہوتا صورت عفا قد موزوں کی سر و باغ کی نسبت نہیں زیبا</p>	<p>نہیں ہرگز نہ پاگو آپ کی اک حریف کا کہ ہی روح الامیں جا رہا ہوں شکر کی قدر کا فلک سی بڑھ گیا رتہ زمین پاک مشہد کا اگر ہوتا نہیں دنیا میں جلوہ نور جس کا نہ تو ناخدا میں طوبی ہو شاید اوس ہی قدر کا</p>
--	--

تمنا ہی ہی دل میں مری یا شافع محشر
 کہ ہو محاصر محاور فضل حق ہی تری قدر کا

<p>قرآن میں مرج خوان ہی خدا چار یار کا پایہ بڑا ہے نام خدا چار یار کا دم ہر ہی ایہ صبح و شام چار یار کا نقارہ ہوا و بجا چار یار کا دنیا میں جو ہوا ہی گدا چار یار کا مانیکا جو ہوا ہی پہ کھا چار یار کا ہوتا نہ دبدبہ جو ذرا چار یار کا جاری ہی تار و در جزا چار یار کا جسنی زبان سی نام لیا چار یار کا مانند مادہ نام سدا چار یار کا مداح ہی رسول خدا چار یار کا مخلص کو خاک راہ بنا چار یار کا</p>	<p>ہوں کو ہون خ جان و دل ہی خدا چار یار کا کہ سی و عرش و لوح و قلم کی سحر ج ہی روز ازل ہی آتش و آب و ہوا و خاک از شرق تا بہ غرب جنوب و شمال میں عقلمی ہر پا و سکو مند شایہ نصیب ہی بخشی کا جرم اوس کی خدا شیرین ضرور پاتا راج وین محمد نہ اس قدر حکم خدا سی سکھ اوصاف مثل حبر و ہون کی گا اوسکی نامہ اعمال بد خدا روشن ہو گیا پردہ و ثیابہ حشر تک ہر آدم کو کیوں نہ فرما ائمہ سجدین و ہرین</p>
---	--

عجب کیسی جود و دوستی کا
 عجب کیسی سادہ و سادہ کا
 عجب کیسی سادہ و سادہ کا
 عجب کیسی سادہ و سادہ کا

آزادی ہون کی جان و دل ہی خدا چار یار کا
 آزادی ہون کی جان و دل ہی خدا چار یار کا
 آزادی ہون کی جان و دل ہی خدا چار یار کا
 آزادی ہون کی جان و دل ہی خدا چار یار کا

خدا کا نام نہ پاگو آپ کی اک حریف کا
 کہ ہی روح الامیں جا رہا ہوں شکر کی قدر کا
 فلک سی بڑھ گیا رتہ زمین پاک مشہد کا
 اگر ہوتا نہیں دنیا میں جلوہ نور جس کا
 نہ تو ناخدا میں طوبی ہو شاید اوس ہی قدر کا

[illegible]

در این کتاب که در بیان احوال و سیرت
و صفات و مناقب و عیوب و ذلالت
و غشاق پرورین و بیخودان
و کینه‌های و دشمنان و بندگان
و فرزندانی و پسرانی و خواهران
و برادران و اقربا و اصحاب
و خدمتگزاران و مأموران
و رعایای و مردم و خلق
و جمعی از ایشان است

[illegible]

کز دانه نیکو
 دل عاشقی فیض نون
 نازنینک بفرما
 عاشق از کویک
 حبیبی بی تو
 غم خویند
 اگر حکم کو
 دست خالی
 بیاورد
 ای سخن
 کجاست

سید ابوبکر بنی ہاشم علیہ السلام
 ایک ساعت میں پانچ سو بار "سبحان اللہ" پڑھا
 ایک سال میں پانچ سو بار "لا الہ الا انت سبحانک" پڑھا
 ایک سال میں پانچ سو بار "الحمد للہ" پڑھا
 ایک سال میں پانچ سو بار "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھا
 ایک سال میں پانچ سو بار "لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز" پڑھا
 ایک سال میں پانچ سو بار "اللہم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد" پڑھا
 ایک سال میں پانچ سو بار "اللہم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد" پڑھا
 ایک سال میں پانچ سو بار "اللہم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد" پڑھا
 ایک سال میں پانچ سو بار "اللہم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد" پڑھا

جس کی نظر کی فیض سی پارس ہو سنگ سنج مخلص ہو اسی ایسی گرجی کا بالکا	
رات دن اس فکر میں جاگا کیا دل اسی وحشت سی گہرا کیا جو کیا حق میں میرے اچھا کیا کا غدوں کے گہوڑی ڈر آیا کیا زندگی بہر اپنی میں رو یا کیا دیکھہ مجھ کو بند درواز کیا ابر چشم اس پر سدا برسا کیا عمر بہر اس درو میں تڑپا کیا کی قیامت اتنا جو عرصا کیا اب وفا کیجئے جو کچھ وعدا کیا زندگی پہ رنج و غم کہا یا کیا وصل کی وعدہ پہ بہلا یا کیا مرغ دل کو لاکھ سبھا یا کیا تو وہاں زلفوں کو سبھا یا کیا زندگی پہ جو تہہ میں چٹا کیا	راہ او سکی آئی کی دیکھا کیا وہ بیان او سکا ہر گہری آیا کیا کیا کہوں بہر بار او سنی کیا کیا عمر گزرے نامہ و پیغام میں کس آئی کا قصہ دل کو سکتا وہ میری صورت سی کیا بیزاری کیوں ہر اہوتا نہیں سید کشت ل کون سی دن اچھا ہو گا در عشق شام کا وعدہ تھا آئی صبح کو لب پہ دم ہی پر تیرا دم بہر پیہن قبر میں آرام شاید ہو نصیب تا دم آخر دل مجھوں کو آہ خود بخود دام محبت میں نہا دل کو میری رات بہر چہن رہی بوسہ لب کا تر اسی جب سی یاد
دیکھنی پاپانہ میں صورت کبھی اسی مخلص سی وہ نہر مایا کیا	

آہ کی خبر سے کہیں پہنچ نہ سکا
 تیری جھپکوں میں کداری نہ سکا
 پیش طاق ابرو کی کداری نہ سکا
 جی وہ تیرا نور کا بھی نہ سکا
 صورت او سکی کی جھپکوں میں نہ سکا
 خنک کس کا نہ کیوں نہ سکا
 شمع شمع تیرا نہ کیوں نہ سکا
 کیوں نہ دل شمع غزل کی پیاں نہ سکا
 اب کون دل کی سس کو پیاں نہ سکا
 گل کی کھالی سی مایا کو یہ نہ سکا
 شمع دل پہ پو پو اپنی گلستان پیا
 ہنس کر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا
 ناز کی پکی کی دھوکہ نہ سکا
 باغ پر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا
 ہنس کر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا
 ناز کی پکی کی دھوکہ نہ سکا
 باغ پر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا

ہنس کر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا
 ناز کی پکی کی دھوکہ نہ سکا
 باغ پر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا
 ہنس کر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا
 ناز کی پکی کی دھوکہ نہ سکا
 باغ پر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا
 ہنس کر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا
 ناز کی پکی کی دھوکہ نہ سکا
 باغ پر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا
 ہنس کر بیک لال سی دھوکہ نہ سکا

اسکا افسانہ صغریٰ کی زندگی پر مبنی ہے
 بن تو بہا ہستی ہما تو جی بد بھگ
 نزل عشق کی آتش کو سہا کو
 پادشہ کی خدمت میں بیٹھ کر
 بختی قاعدہ کی طلب
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز

بن پڑی چہ شہنشاہی مست جنون ہی مخلص
 پہلے جب کروان میں اک اور گریبان پیدا

سہا ایسی بیان یوان میں میری تہن لو کا سہا ایسی نظر میں جلوہ رخ ایسی جہر کا کیا پامال مشت خاک کو میری صداوت سی وہ چشم سہرا گوین باو آئی جھبکو وحشت میں یہی اتاری دل میں تیغ سی اپنا گلا کاٹوں قسم کیا مانوں کعبہ کی پست میں کروں روکی جو سو یا شب کو وہ زانو پر میری اپنا سر رکھ کر غم وقت میں فوجت ضعف کی پہنچی ہی بیان تک	کہ مثل تدبیر الہی قد جس پر رو کا کہ جسکا ماہ کامل انگلیا تقوید بازو کا براہو ابق ایام اس تیری گنگا پو کا جو کہیا دشت میں انداز چشم مست آہو کا زبان عمیری ستا ہوں جب کہ روکی جڑ کا جواوس بت کا ہوسنگ استانہ مکہ پہلو کا بڑا عرش معلای ہی پایہ میری زانو کا ہر اک موجبہ لا غریہ ہوا ہی بیش بہو کا
---	--

ہوئی والہل سی دانش کی صوت عیان مخلص
 اوڑا اوس عارض تابان ہی جہد مہر کیو کا

شور شہری زیاد آتیسر آمد سہب بنی ولک کو دہن دانت کو ایجد سہب خط عارض پر ہوا دم کا دہو کہا اوسکو ناتوانی کا وہ ہی زور تن لا عسر پر بعد تکھن تو آئی کا جب زری پر سر پہ در دولت پہ نہیں ٹہیا ہوں میں بی مطلب خط غیبت شیریں تیری زورق میں ہی	اک متوان میں قیامت کا ترات سہب بیت لہروی صنم مسعود بعد سہب منع دل خال رخ یار کو کج سہب سر پہنکا جو گرا کوہ زہر جہد سہب مونہ چہانی کا تری آج میں مقصد سہب نشتن پائی قدم یار کو مسند سہب تن پہن ہای گس کوہ زہر جہد سہب
---	--

بن تو بہا ہستی ہما تو جی بد بھگ
 نزل عشق کی آتش کو سہا کو
 پادشہ کی خدمت میں بیٹھ کر
 بختی قاعدہ کی طلب
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز

بن تو بہا ہستی ہما تو جی بد بھگ
 نزل عشق کی آتش کو سہا کو
 پادشہ کی خدمت میں بیٹھ کر
 بختی قاعدہ کی طلب
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز

بن تو بہا ہستی ہما تو جی بد بھگ
 نزل عشق کی آتش کو سہا کو
 پادشہ کی خدمت میں بیٹھ کر
 بختی قاعدہ کی طلب
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز
 دن کو بکریاں کی آواز

عشق جوانی کی گزشتگی کی یاد دہانی کا ہر دم ہو گیا
 ہر دم شہینوں کیوں قیدی ہوئی وہ ہر دم ہو گیا
 اس قدر وہ اپنا دلوں کو یاد کر وقت قریب
 گرم بازائی صحبت کس لہی بڑھتی ہوئی
 کمال کیا اسرار عالم خود بخود فیض عشق
 کیا خبر اس ماری کی ہر گھبراہٹیں نہیں
 ہر گزری تیرسی چڑھی تھی اولیٰ اور وہ پہلی
 خواب میں آیا جو کرنا تھا کیا اب ترک کیوں
 پیر کھان کی طرح فریق یار سین
 جان کی لہی کی سوا الفت میں کیا ہی غلہ
 یوسف مصری کی جہدم لای ہو یاد صبا

خانہ عیش اپنا دلوں پر ہم نام ہو گیا
 کیا خاک مٹی دل اور سجاوہ ہم ہو گیا
 سارا کتب محبت اشک سی ہم ہو گیا
 کوچ کل کیا رابطہ الفت کا کچھ کم ہو گیا
 ساغر دل اپنا ہی کیا ساغر حسیں ہو گیا
 تیغ ابروی تری اک قتل عالم ہو گیا
 قتل کر اس ناتوان کو تو ہی رستم ہو گیا
 کیا کوئی اس صل خفی ہی ہو مجرم ہو گیا
 رومی دنی چشمہ چشم اپنا ہی ہو ہو گیا
 عشق شیریں کا جوتی کو کین سم ہو گیا
 پیر کھان کا دل افسردہ خستہ ہو گیا

عشق جوانی کی گزشتگی کی یاد دہانی کا ہر دم ہو گیا
 ہر دم شہینوں کیوں قیدی ہوئی وہ ہر دم ہو گیا
 اس قدر وہ اپنا دلوں کو یاد کر وقت قریب
 گرم بازائی صحبت کس لہی بڑھتی ہوئی
 کمال کیا اسرار عالم خود بخود فیض عشق
 کیا خبر اس ماری کی ہر گھبراہٹیں نہیں
 ہر گزری تیرسی چڑھی تھی اولیٰ اور وہ پہلی
 خواب میں آیا جو کرنا تھا کیا اب ترک کیوں
 پیر کھان کی طرح فریق یار سین
 جان کی لہی کی سوا الفت میں کیا ہی غلہ
 یوسف مصری کی جہدم لای ہو یاد صبا

جس کی ہر شخصیت اول لایا اس ہمیر پر
 گہلی گہلی تیر میرا فہرہ ہی ہی کم ہو گیا



بہی دل اپنا آپ ہی دوسر بنا دیا
 جھکو خدائی رشک سمندر بنا دیا
 قطرہ ہر ایک رشک سمندر بنا دیا
 تو خواب دل ہی پہنے گل تر بنا دیا
 نور خندوسی دل کو میوہ بنا دیا
 دوسر رشک اس لئے گوہر بنا دیا

نقش جمال یاد کو دل پر بنا دیا
 آئینہ دل کا میری جو انور بنا دیا
 بدلی جب سکی آنکھ تو روئی ہم استر
 گلزار اعمامی جگر کو برا سے سیر
 رفو است عالم ہستی کی دیر کو
 تشاکیہ کیا ہوئی کہی زیب گوش یہ

عشق جوانی کی گزشتگی کی یاد دہانی کا ہر دم ہو گیا
 ہر دم شہینوں کیوں قیدی ہوئی وہ ہر دم ہو گیا
 اس قدر وہ اپنا دلوں کو یاد کر وقت قریب
 گرم بازائی صحبت کس لہی بڑھتی ہوئی
 کمال کیا اسرار عالم خود بخود فیض عشق
 کیا خبر اس ماری کی ہر گھبراہٹیں نہیں
 ہر گزری تیرسی چڑھی تھی اولیٰ اور وہ پہلی
 خواب میں آیا جو کرنا تھا کیا اب ترک کیوں
 پیر کھان کی طرح فریق یار سین
 جان کی لہی کی سوا الفت میں کیا ہی غلہ
 یوسف مصری کی جہدم لای ہو یاد صبا

عشق جوانی کی گزشتگی کی یاد دہانی کا ہر دم ہو گیا
 ہر دم شہینوں کیوں قیدی ہوئی وہ ہر دم ہو گیا
 اس قدر وہ اپنا دلوں کو یاد کر وقت قریب
 گرم بازائی صحبت کس لہی بڑھتی ہوئی
 کمال کیا اسرار عالم خود بخود فیض عشق
 کیا خبر اس ماری کی ہر گھبراہٹیں نہیں
 ہر گزری تیرسی چڑھی تھی اولیٰ اور وہ پہلی
 خواب میں آیا جو کرنا تھا کیا اب ترک کیوں
 پیر کھان کی طرح فریق یار سین
 جان کی لہی کی سوا الفت میں کیا ہی غلہ
 یوسف مصری کی جہدم لای ہو یاد صبا

[illegible]

[illegible]

بیا بال پر دل کوئی تیان من
چون نقش کفایاں مہا یانین جا
سب کیتا یون کنی اغار پول ای
پولاسا نرچ آپ کا یانین جا
رسم لیا جو چیرا یانین جا
کی کیکیا جو ہی ستلایانین جا
پورا حقیقت میں ملاقات طلب
کتوب بیت کا کلبا یانین جا
حاضرت تیشی ہی ای آسمانی طور
نہا کھورا لایا یانین جا
نہا نہا

ہم نیکوین و وسوئہ میں ہر سی اوٹھے | پر حق سی ہے امید رہی نام ہارا

مخلص نینا مجتبیٰ شہر کا دھڑکا
ساتی ہی بناوہ بت گفام ہمارا

<p> بغضائے ہی شیخ فیفتش دعا کھیا دیوان میں اپنی عشق کا رتبہ بڑا دیا الغالب اوس پر کیا خط شوق میں شفیق ریخ و غم فراق ترقی پر روز ہے تنگ آگے زندگی سی اوسی اپنی نامہ میں تمنی نہ ہو کہ لطف و عنایت کی راہ سی اک نور پیش آگیا کچھ اس میں شک نہیں کوئی صنم کو عاشقوں فی یہ ہوشیہ سے پر مجھ پر عشق فی جذبہ کی حال میں </p>	<p> مکن نہیں کہ مت کے تقدیر کا کھیا بادی کھیا ہی سپر کھیا رہنا کھیا شمس اضمیٰ کھیا کہے درالچی کھیا کیا جانی کہ ہی میری قسمت میں کیا کھیا جو کچھ تہا دل میں خوب بھلا اور برا کھیا بہوئی سی ہی کہی نہ سلام او دعا کھیا روح جبین پر روز ازل کو جو تہا کھیا فردوس و جنت و دار الشفا کھیا سدرہ کہی کھیا کہی عرش خدا کھیا </p>
---	--

مختصر فی بھیجی جو غزل پیش استاد
شباباش و آفرین کی سوا کچ نہ تھا لکھا

دل جس ہی ہوا اوس ہی لگا یا نہیں جاتا
پشت جا بگی مہدی نہیں باز بگی تہاری
کیا لطف اگر دہن اوٹا کر کی چلی آپ
ایر شک میجا کبھی آفتاب پہ میری
کس موندہ سی بیان عشق کا ہو کوہ بیدار

شکستہ ہو گیا ٹوٹ بنایا نہیں جاتا
کیون تم سی کبھی اس طرف آیا نہیں جاتا
ہم خاک نشینوں کو اوٹھایا نہیں جاتا
مچھٹے محشر کو جگا یا نہیں جاتا
یہ قصہ جا نگاہ سنا یا نہیں جاتا

این عشق کی آتش را در دوزخ جانم
 عشق کوئی فراوانی جانم
 این عشق کا دوزخ را در دوزخ جانم
 عشق کوئی فراوانی جانم
 این عشق کی آتش را در دوزخ جانم
 عشق کوئی فراوانی جانم

[illegible]

[illegible]

من الامام
 خال و کیا چاکر
 من یوحسد و یمنین
 کلکرم سارایا
 دار و دنیا کیے

سچائی کی تلاش میں جان و مال کی قربانی
 سچائی کی تلاش میں جان و مال کی قربانی
 سچائی کی تلاش میں جان و مال کی قربانی
 سچائی کی تلاش میں جان و مال کی قربانی

تو بولیں تیری سچائی کی تلاش میں
 وہ بارہ دم سرفراز ہیں تیری سچائی کی تلاش میں
 میری جو باتیں تیری سچائی کی تلاش میں
 تیری سچائی کی تلاش میں
 وہ تو بولیں تیری سچائی کی تلاش میں
 وہ تو بولیں تیری سچائی کی تلاش میں
 وہ تو بولیں تیری سچائی کی تلاش میں

سچ روشن کو دکھلا یا تو ہوتا کبھی بھروسہ سیتے دل زار حیات تازہ پاتا چشتہ عمر تیرے جبریت قاتل کے ایدل نہ کرتا جب تیرا شکوہ سجاست دکھا کر اپنے اس جاہل ذوق کو	مہتابان کو شہریا تو ہوتا ایسے ہر شریف تو لایا تو ہوتا لب جان بخش دکھلایا تو ہوتا کوئی دم اور غم کسایا تو ہوتا کبھی کچھ منہ سے افرایا تو ہوتا کسی یوسف کو ترسایا تو ہوتا
کبھی مانند محاصر ای پری رو ہلا پکڑی ہوایا تو ہوتا	

۲۳
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال

نہ جاگا کہے بہت عویا ہمارا راضی تھک بت سی جھکڑا ہمارا مت بھروسہ کشتہ گر یہ سے تھا ہوئی محفل سے اوکو اٹھایا پیرائے رخسار سی ماسور دل میں نہیں عقل کا جامہ دل پہ قابو	یہ شہت ہادیہ یہ لکھا ہمارا چٹکایا نہ قاضی نے دعو ہمارا ہوا حال اپنے سی تپلا ہمارا نکالا کے نے جو چرچا ہمارا نہوگا کہنے جنم اچھا ہمارا راضی دشت سی پردا ہمارا
محبت سی محاصر کی ہوا ہوئی تم جہان میں ہر اک سوی غوغا ہمارا	

ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال

جس نے غوغا پیش نظر آ جا سوی جانان اکدن خولی اور کجا جنت حشاکان روز محشر چونک وین کی خواہی	ویدہ یعقوب میں نور بصر آ جا منع شوق دل میں زور بال پر آ جا میری قدر پر اگر وہ ہستہ گر آ جا
---	--

ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال

[illegible]

[illegible]

تو کی جان و دل ہی صاف ہے
گر غم خویش روی تو آقا ب
شوقی جانی و دلی آقا ب
سودا بیابان میں سید آقا ب
حق حق ہو کدو پست پی
کام نہیا آقا ب
آتش عشق کی کیوں گلزار ہے
پیکر کا ہے چنگا آقا ب

کمال دانی بیمن پو نالکد و آفتاب
 حاج حسن بستان برگر بیمن خط خاند
 الکی اوتوی ایچیلر و غرغز آفتاب
 ایجا کرامی بیمن جلای کمال
 کجاریکین جلای ایکن راسدون آفتاب
 اسق غمن بنمای ده پنجاه کمال
 الکی بیمن تری بیمن آفتاب

عشق کی آگ کی زیادہ بڑھ کر جان ہی بھڑک
کھل کر دل کی جانب سے بڑھ کر جان ہی بھڑک
عشق کی آگ کی زیادہ بڑھ کر جان ہی بھڑک
کھل کر دل کی جانب سے بڑھ کر جان ہی بھڑک

ہاتھ میں کانسی کی مثل قلندر آفتاب
گو بنا ہی نور کا پتلا سر آفتاب
جا ہیئ دنیا ہی چرخ اور سر آفتاب
اندھنوں کا لیلا کا ہی مسخر آفتاب

سایل زوارہ پہ طلعتاں ہر وقت سے
جب چپ جاتا ہی رخ روشن کی اکی شرم سی
بزم ہمہ رویاں میں ہیر بادہ پی پیا می خضر و ز
حلقہ زدن ہی لطف مشکمں گرد و روی چین

حسن اونی یارسی محفل بہین نسبت او
گرچہ ہی نور ضیاء میں رہی ترقی اب

ہم سی خفا جو رہی ہو ہر دم لایعجب
بتلا خدا کی واسطی اسی دل رہا سبب
کو تا ہی نصیب کا اسی یا رہا سبب
بتلا تو پہلا کوئی اسی آشنا سبب
آما ابلیس جو چہرہ دیا کیس ہو سبب
اس ضربا طعنے کا پہلا جیسے تبا سبب

آزروگی خاطر نازک کا کیا سبب
کیون سیر گہر کا آنا کیا ترک اندون
حاضر نہ ہو سکا جو یہ بندہ خراب میں
کیون آپ کا مزاج کا یہی خفیت ہی
مہندی لگی ہی باؤں میں یا مہی ہو خفا
کی ترک اندون جو ملاقات ظاہری

مخلص میں کس شہنی چہون یہ گو گو کی با
کیون از عشق کا کہ کس شہنشاہ کی سبب

گشتار ماین بجز مین آخر تمام شب
انگولون مین نیند آئی نه دم بوم تمام شب
پیلو مین جبکہ ریتا تناولبر تمام شب
آری چلا کئی میری سہ پرتا تمام شب
بالین مین سیکر او سہ تار ماسر تمام شب

تنہا یاد میں تیری دل مضطر تمام شب
 اوس چشمِ زکسی کی تصویر میں ای صبا
 کیا دن گذرتی تھی سیرِ عشق کی ساتھ
 قافلِ شبِصال میں ہی تیغِ ناز کی
 دھوکہ میں تیری جو کوئی آیا تو خود

[illegible]

فضل خدا می بیند این رنگ در پای
 صفی می چال پیرو پای نور
 نصف بدن این این را که بهر صورت
 نور بود غلام این که حضور
 قانون می بود بی عیان علی شاکا
 قانون می بود بی استی سرور
 ظاهری چشم می بود در این
 پاش می بود در این
 کنی بین و دیگر شکل می بود
 بل چاکو نو این نیست بین می بود
 در یک سو می بود در این
 گردن کنی می بود در این

صاف پیکر می یاسمن کا روپ و یک سو شمع انجمن کا روپ و یک سو گروہ کوکبن کا روپ پنج روشن سے باکبن کا روپ	پیش رنگ نگار نازک تن رات بہرہ و تے جلتے بہتے ہی مار کر تیشہ شیرین مرجا تے ہی عیان صاف صورت خورشید
---	--

کر بلا میں ہو چکی ہی و یک سو تیشہ زمین کا روپ	
--	--

ہر گل ہوئی زنجیر پائی عند لیب فاقل میا بہتتا ہوں صدائی عند لیب مرغ دل کو قید کر تائی بجائی عند لیب یاد آجاتی ہیں جسم نہا ہائی عند لیب فرش آتش کا سجایا زیر پائی عند لیب برگہائی گل ہی بنوائی قبائی عند لیب گوش زوگل کی جو ہوتا اجڑائی عند لیب کیون نہ جان دولی ہی عاشق ہو قند لیب گلشن ای سیجائی و دای عند لیب خند گل کا سبب ہی ناہائی عند لیب داغ دل ہی ہو گئی روشن سرائی عند لیب گرم نگہ ہونی نہیں پائی تھی جانی عند لیب سایہ گل سپہ ہما بینک برای عند لیب	قید کی حاجت نہیں ہرگز برای عند لیب موسم گل میں ہو قوت مسکشی ای گلبدن اوس بت میک کا طفلی میں ہی چال ہی پاش پاش اپنا جگر ہوتا ہی غم ہی مثل گل برگ گل صیاد کی رکھی جلانی کی سیلے کیون نہ گل میں پر ہو صدق جان لوسی لہبا باغ میں ہر کیون شکستہ و کیتی اوسکو بہار جانگر ہر رو اپنا یاد گل رو میں درام دوسری کوئی نہیں ہی اوکی شستہ کی علاج غم ہی ہو جاتا ہی باعث شاد وایکا کہی جلوہ گل کی نہیں پرواہ ای باد بہار اوڑھ کر گل چمن دم بہرین شعلہ کی مثال نقش پای لای کو محض سحر توتاج سر
--	--

ہوتی تم غم داس پر غم در آپ
 بندگی عرض خدمت عالی بن ہو قوت
 تشرف آ لائن می گم غم در آپ
 کرتا ہی جب کہ نہیں لائن پر و گند
 شفق کو سب دیتی بین ال قور آپ
 ہم
 اوس صاحب کمال لائن زانو آپ
 اسی سبب عجب نہیں خلق ملو آپ
 محض غم در کئی ہی شعر جان خوا
 شہین گئی نہیں بن شیعور آپ
 رقیف نا

شہین گئی کی اخبار کی قدرت
 صحبت غم خوش گئی ہی اوس کی قدرت
 شہین گئی کی اخبار کی قدرت
 صحبت غم خوش گئی ہی اوس کی قدرت
 شہین گئی کی اخبار کی قدرت
 صحبت غم خوش گئی ہی اوس کی قدرت

جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی

جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی

اہل اسلام خریدار صدمہ ہرین ہوں جنس دل کا کوئی دلبر نہ خریدار ہوا وشت غرت بین جو وشت سی قدم کو کر کہا	بت ہوں ایمان کی طلبکار خدا کی قدرت میں پرا کو چہ و بازار خدا کی قدرت دشمن پا ہوا ہر خار خدا کی قدرت
--	---

دیکھ کی حسن گل اندام کی خوبی مختصر
 یاد آئی جمی ہر بار خدا کی قدرت

بہر کی گھون میں جب جانان کی صورت سبک آنکھوں میں ہو سستان کی صورت پریشان ہو گیا دل دیکھنے سے چمن بن گل نہ خندان غم سی ہر ہوں مسلمان اپنا کیوں سمجھیں نہ ایمان مقابل عارض پر نور سی ہو پڑی شاید نگاہ اوس گلبدن پر کسی کروٹ کسی سپلو نہیں چہن	خوش آئی کب نہ تابان کی صورت جو دیکھیں بلبلین جانان کی صورت بلا ہی کا کل سچان کے صورت جو دیکھیں دیکھ گریان کی صورت رخ پر نور ہے قرآن کی صورت کمان ایسے مہ تابان کی صورت ہی پڑ مرده گل خندان کی صورت یہی رحمہ دل سوزان کی صورت
---	---

گرمی ہی آنکھ مختصر جسب اوس ہی
 ہوں میں آئینہ حیران کی صورت

سما ہی ہی آنکھوں میں جانان کی صورت گرمی کی نظر سی گلستان کی صورت سمندر کی رہم کو کا نور سمجھا غم شعدر و سی ہی اپنی نظر میں	پسند آئی کب ماہ کنعان کی صورت جو بلبل تو دیکھی گی جانان کی صورت ہو ہی ہی یہ اب زخم سوزان کی صورت شرار حیر برق خندان کی صورت
---	--

جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی

جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی
 جگر دل شکبہ بجا اور ساسی

این کتابی است که جمعی از بزرگان و فضلا
 از شهر و دیار این دیار و قریه
 حسیبی الفتح کاظمی که در این کتاب
 جان قدوم و تری بی فدا کی عالم
 از کتابت کاظمی بی گنا کی عالم
 از کتابت کاظمی بی گنا کی عالم
 از کتابت کاظمی بی گنا کی عالم

عشق خوبان ہی میر چکان مضر کا باعث
سنگ کیا جانتا ہی اپنی شر کا باعث
جھکے معلوم ہوا روزن در کا باعث
ہر نشین ہی یہ میری دیدہ ترکا باعث
آج معلوم ہوا آہِ حشر کا باعث
بی بی نیک شک کسی بر بن کی نظر کا باعث
ہی خیالِ رختِ انی گذر کا باعث

ہم نشین کیا میں کہوں کسی خطر کا باعث
تیرہ دل کو نہیں انوارِ حقیقی کی شناخت
تاکہ نظارہ ہی محروم نہ عشاق رہیں
جا بجا چشمہ میں لبزِ بربری کہیت میں سب
دل کو شاید ہی کسی کی لبِ خندا نکال
دشمنوں کو ہی تمہاری جو ملال خاطر
کس طرح کٹتی ہی اوقات کہوں کیا ہم

خزان کا در پہی عبث آمد بہار عبث
ہوئی زمین ہی کب آمد بہار عبث
تہاری آئینہ دل میں ہی عبث
ہوئی دشمن پا دور روزگار عبث
ہماری چشم ہی فرقت میں اشک عبث
یہ آہ و نالہ ہی تیرا دل نگار عبث
وٹھامی کون بھلا صد مہ خار عبث
میں کر رہا ہوں شب و روز انتظار عبث

جوانی زمین سیر لاله زار عبث
سبا خط کی زمین رخ پر ای نگار عبث
جمعی تو آپ سی جزو زمین کدورت کد
بزرگ گردش دوران بی راندن چسبک
گوانه انکه سی پستی بین او کی ایک اسنو
هوانه و مسکبی کی تک ده سنگین دل
بغیر پاکسی ذوق می کای سی ساقی
نایاب کده کبی اس طرف قیامت نمک

۴۴
اسکے تلامذہ محسب بہین تری قوتان
سید بھائی دودھ گلا کیا عث
کوتھن کی پختی گرم کیا کیا عث
جب بھائی کو مرنے سے پہلے فدا کیا عث
سہا سہا بھائی پر دھول و خیرین
اپنی محاسن پہنچا کر کیا عث
بوفقان کی گلاڑی جھٹ راجوت
جان پرستی میں عاشق جانا عث
ان کی باعث ہی کہی ہوئے

جان پرستی بن عاشق جان بار عشق
کیونکہ حصولی گمانی تو بہ دار عشق
زردی رخ ہونی سنا کی خاطر عشق
منزل عشق کا آفرین ہو مطلق
فردوس چرخ کی گمانی ملک و باد عشق
چرخ کی باتوسی ہم آپ موعظانی بن
دینی جو بہ کسریٰ بہت ملا عشق

مخلص

عبدالرحمن
فصل ہمارے مین
چند فصل می اسی بچان
جواب اسافا کا منتظر رہ
غلام مرچ ہی اور مرچ بچان
پوچھنا پڑ گیا کہ تو خاص
جہان نسب بچ ہی کا جہان
زمانہ دیاں خود دلچسپ
جانب خرمین کی تو کس
عشق صنم میں اتنی بوی
رسمی فطرتی خلقت خراج

[illegible]

در دانی به صافی بنم لب با قدر
 فی تری ایامه رود و کونین به یادش
 ساقی کل بنمین طوفانست هوای
 دلمه جام چشم کلون خوبه نیا قدر
 ایل غل کلمه در دانه و دنا بو گی
 بنم بن جبر دس پانی لونی و نیا قدر
 کسک چشم کسک پانی کبر با قدر
 ساری غل بن پانی پانی پانی
 هم توی لونی حاصل بن پانی پانی

مرغ دل حبسی بهیاسی دام زلف این قتل یر کرتی بمن طالع کرکی باتین پیاری کی کیا تا شاهی کترین تنها بهون قاتل سیکر دونا	و کیتا بهون خواب من با کونکو زنجیر و کی پیج جان می خروانی شیرین کی تقریر و کی پیج ال کلونی مرغ دل می لاکمه کبرون کی پیج
--	---

مرغی دم تک بهی تو محصل ده آبا همه تنگ عمر ساری کت گلی افوس تدبیر و کی پیج
--

تارگی کن کر حبیب جرتان بهی صبح آج جو شام وراق اپنی نین بهی صبح قطره شبنم نه بهیواسکوی ایل شعور رات کی غم سی زیاده دن کاعنه بهی صبح رات توانه شامی بن اسبر جاتی سیه کشت عالم من فی نشو و نالی جزیات	شکل شبنم حال پر میری روتی بهی صبح خواب احت بین کین شایه پری بهی صبح حال زار عاشقانیر خود بخود روتی بهی صبح چشمه خورشید من موندن اپنا جت بهی صبح عاشق مسکین کی سب بهوش خرو کو تو زار باغبان شگل گل خوشید کو بهی صبح
---	---

بهی صبح محصل کو بهی صبح صبر کی صبریت حبیب روت کی اپنی بهشین بهی صبح
--

بالین پر میری آیا وده مهر و شدم صبح مونس امین مفتون شیدا و بهیم صبح روشندان کو با همی احتلاط و انست جامه سیاه پنی بهی بهی بهین سیه تشنه ملک هستی کرتا بهی ایک دم مین کیونکر نه روون محصل ون پر کا لیا	نور قرسی دکیما چو چند عالم صبح خورشید خا و رکیو کیونکر نو غم صبح آئینه کو مکدر کرتا نین دم صبح رستی بهی شب بهی بهی مصروف ماتم صبح خورشید جریخ انصر گویا بهی رستم صبح وده هر جریخ خوبی گل جای کام صبح
--	---

دوری بهی بهی بهی بهی بهی بهی
 بی ساری بهی بهی بهی بهی بهی
 دور ازین مری بهی بهی بهی بهی
 عاشق بن است محصل کو بهی بهی
 باده کلون کبر من فی بهی بهی

بین کتانی بهی بهی بهی بهی بهی
 شرب عشق کا لیا بهی بهی بهی بهی
 چن بن چا و نطف بلبل کی بهی بهی
 سید بهی بهی بهی بهی بهی بهی

سوال که اینک بهر نهادهای در بدر گشتن
مکملانی به یکدیگر می فرستند
پوشی های درونی به ده چشم نوری گشتن
جهان بین باره هوشی می توهم بران
چو بود دوست درازی به پیکر گشتن
اوقات اسرار کتاب می گاه روز
کلماتی می بنفشه این
برای بوی گل

[illegible]

<p>دوست شب فتنه در جان کای کشتن عباد یوخت شب فتنه در جان کای کشتن عباد یوخت شب فتنه در جان کای کشتن عباد یوخت شب فتنه در جان کای کشتن عباد</p>	
<p>رونی رونی گوسین بین میر خشم چمنید نشل نوزده تانان اپنا هی سب گهر سفید هوکیا حسرتی رنگ چهره گوهر سفید</p>	<p>صورت یعقوب اوس پسنگی فرقت بین دلا جب که به رونی فراوه هوش سپین بجا اختزدان کو تیری دی وده حق تی آب تاب</p>
<p>دوره هون مخاص بین دس خوشید وکی اگاه دیکه چکا جلوه بوتای رخ خاور سفید</p>	
<p>جو خاک چمانا پرتابی کو بو خورشید هی آفتاب نباهر شست مشو خورشید نرکتا هوتا اگر استن گرم خورشید تاری کلبه احسن ان کابن هی خوشید جوشکبو خواب بین دکتنا ایاه و خورشید مری نظرسن تیرا رخ هی هو بو خورشید</p>	<p>یه کس کار کی کرتا هی جبت و جو خورشید زمین هی طشت اگر آسمان هی سرو پیش عزیز جان سی زاده وده هوتا عالم بین گهر اپنا هوکیا پر نور تیری آینه سے متاری چهره کا نظاره ایدن هوگا فلک پراکتله و متا کرین کس لئی وکیون</p>
<p>پریر خون هی ای زینت بین کی ای محضر فلک کای سبب یب واکر و خورشید</p>	
<p>کسی جو آئی وده قمر و غاب بین خورشید رخ صفر کا تصور بندای آنکون بین سیح چوئی فلک پر کی خدا حافظ یکس کی رنکا تصور ہی میر آنکون بین وہ بولا دیکہ کی عکس رخ اپنا غرمین چہا یا مومنہ جو تر ابر و جسم او سکے کیلئے</p>	<p>چپی فلک پر خطری سحاب بین خورشید ہوا ہی کیا ہی سستہ جباب بین خورشید قدم رکھی مرا حبد م رکاب بین خورشید جو وکیٹا ہون شبے روز خواب بین خورشید فلک سی او تر ای جام شراب بین خورشید ہی شرم روی صنم سی عجب بین خورشید</p>

چاہیے جس کو بھی چاہیے کہ چاہیے
 چاہیے جس کو بھی چاہیے کہ چاہیے
 چاہیے جس کو بھی چاہیے کہ چاہیے
 چاہیے جس کو بھی چاہیے کہ چاہیے

<p>ارادہ قتل کا ہے جس کے قاتل اور لون کس بال و پر سے ہر صغیر کسی بہت پر کہے عاشق نو نا تمام آفاق کی ہر خشک سوتے اوٹھا میں ہٹیا فتنہ اب یہاں کا ہزاروں بندہ کئی دل اک گرہ میں ہی نور و شور پر کیفیت عشق</p>	<p>ہوا ہی آج تو کس پر کمر بند کئی دست شمع نے میری پر بند نصیحت مان میری ای جگر بند کئی دن سے جو یہ ختم تر بند ہوا کو چہ کا تیری شور و شر بند بلا کا ہی قبا کا تیری ہر بند نہیں کہلتی ہی آگاہ آہوں پر بند</p>
--	--

عدو بیفائدہ مخلص کی ہی خلق
 ہوا کب خاک سی نور شمع پر بند

<p>مجھ کو ہم نہیں درکار مطلقاً کا غد ہی ارادہ کہ لکھوں یا رکھوں نامہ شوق اشکباری کی سبب نہیں خط لکھ سکتا چینی رنگ رخ یار کی دیکھو تاثیر عارض صاف کی تعریف رقم ہی او میں مسج گشت نور سی کیا ای موسیٰ دیکھی روز جزا کیا مہی ملتے ہی سہرا مسی آلودہ لبوں کی جو صفت لکھتا ہوں آنکھوں پر اپنی رکھوں یا کروں تعویذ کلو نامہ بزرگ ہونا نہ کی بتیابی سے</p>	<p>چاہیے نامہ عشاق کو ساوا کا غد نامہ بڑھو بندہ کی لاوی مہی عہد کا غد ہیک جانا دم تحریر ہے سارا کا غد ہو گیا پر تو عارض سے سنہا کا غد لوح سین سی زیادہ ہی مصفا کا غد نور میں ہو گیا رشک ید بیضا کا غد عمل بد سی ہے سارا امر کالا کا غد نامہ شوق کا ہو جا مہی اووا کا غد بعد مدت کی صدمہ پاس سی کیا کا غد لی اور شوق اوکے آپ سی ہو چکا کا غد</p>
--	--

فدائیت میری حق میں کہ ہے
 کھٹک میں نا انصافی
 جسطرح میں تیار ہوں شمع کی
 چکی تری ہی شمع شمع کی
 کمال تیری شمع شمع کی
 اسو طمان تیرا ہوں وقت چھوڑ
 اب حیات میں ہی میں ایسا ذائقہ
 یہ وہ عالم دل و دین ناز میں
 ہنگام وصل یار کی شمع کا کام
 ای میں بات اوکی بازار آگاہ میں
 عشاق کوئی تادم دل میں جان
 غلغلہ شمع ہی کس میری بزم و زمیں
 شمع شمع ہی کس میری بزم و زمیں

ای جب یاد کا
 زمین میں جان سے غلام
 فی کلون میں کب ہی بدلت
 وہ لب میں لالہ خام
 شمع شمع ہی کس میری بزم و زمیں
 شمع شمع ہی کس میری بزم و زمیں
 شمع شمع ہی کس میری بزم و زمیں
 شمع شمع ہی کس میری بزم و زمیں

سید افغان کی خدمت کا قابل عنوان
 تشریف آوری کی شاندار کمال
 باہمی جان و دل کی مٹا دینا
 ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا
 ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا
 ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا

دوست فیض جی بیک بیابان سید ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا	دوست فیض جی بیک بیابان سید ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا
--	--

دوست فیض جی بیک بیابان سید ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا	دوست فیض جی بیک بیابان سید ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا
--	--

دوست فیض جی بیک بیابان سید ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا	دوست فیض جی بیک بیابان سید ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا
--	--

دوست فیض جی بیک بیابان سید ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا	دوست فیض جی بیک بیابان سید ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا
--	--

دوست فیض جی بیک بیابان سید ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا	دوست فیض جی بیک بیابان سید ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا
--	--

دوست فیض جی بیک بیابان سید
 ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا
 دوست فیض جی بیک بیابان سید
 ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا

دوست فیض جی بیک بیابان سید
 ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا
 دوست فیض جی بیک بیابان سید
 ہر ایک کی جان و دل کی مٹا دینا

[illegible]

دیکھو کہ فخر و عظمت کو مری ایسی
 ہو گئی آپسی شوق و محبت کو مری ایسی
 میں نہ انتہائی عشق زبانی
 دیکھا ہوا کجا جو کہ کہیں غماز و خفا
 سہمگون کرتا و ہل بدل کو خفا و غماز
 چوہ انسان کو ہی بارگاہ سید عالم
 تیکہ زن است ہو تو پیشانی دینا
 دوزخ کا ایک دن میل فنا دیوار
 ۴۶

منہ دل کشا ہوا ہر دم کی طرح
 جابجائی نہ ہوئی تھی مگر تیری
 جابجائی نہ ہوئی تھی مگر تیری
 جابجائی نہ ہوئی تھی مگر تیری

فرقت میں سب خیر سوار ہو گا عمر اور تیری ہی بات کرتی ہی کرتی سارے عمر باوجود خزان ہجر سے برباد ہو گیا انکو نہیں اس لیے دم آخر الگ گیا گنتی گنتی جسبہ کی ایام مر گیا دم بہر کی بھی ہی صحبت احباب مستغنی غفلت سے اس میں سووند تم جاگتی رہو پولا پولا کہی نہ یہ نخل مراد آہ ہرگز قیام نہایت پر کرنا نہ اعتبار کیا ہوئی ہنسی پر تھی ہو کر جو ہو سکی دیکھا جو انکھ کہول کی پان پنی ایکدم	اپنی تو بس خندان ہی میں گزری بہار اکدن میں ہی تمام قیام و قرار عمر اوس گلبدن نے میرا لالہ زار عمر ہی چشمہ شہت وصل پر اپنا مدار عمر ٹوٹی اگر تو خوب ہوتا رہتا شمار عمر ایدل تمام ہوتا ہی اکدم میں کار عمر ہر صبح یہ بکارتا ہی جو مدار عمر آخر قلم کرسی کی قصدا شاخار عمر جاری کہنشیہ رہتا ہی یہ جو مدار عمر دو چار دن ہی کی نہیں اختار عمر خالی نہیں ہی دست اجل سی کنار عمر
--	--

مخلص بدون کی ساتھ ہی بھی سی پیش آ
 دنیا میں جس رہی گا ہی یاد کار عمر

ایک عالم ہی تھا تیری او او ناز پر بلبل باغ ارم سی تو سی خوش الحان پر اک قیامت ہو گی برہا جبکہ او گنا شہاب جی او سی مری کہا جب قلم جانچو سی مرغ جاکو روز و شب رہتا ہی یہ ہر خیال کب کی ہو چکی ہوئی گلشن میں نفس سی لکھی ہم	جان و تپائی زمانہ عشق و دلا از پر کیون موسیقار شیدا ہو تیری آواز پر آپ کا نام خدا یہ حال ہی آغاز پر جان سی تو زبان مسیحائی تیری عجز پر کوی دیکر کیف اور حسی اب کرواز پر ہر صغیر و کبریٰ گر کچ طاقت پر واز پر
--	---

لات ماری شہابی دنیا کی حوصلہ
 ایدل کو بھی شکوہ جانان نہ کیا
 بیودہ باغ اپنا پریشان نہ کیا
 اسرار عجب یاد گلستان نہ کیا
 قیام و وفات ایدل نالان نہ کیا
 اس کی مری دنیا پر ہر لمحہ نہ کیا
 ایک کبھی سیر بیان نہ کیا
 ہر وقت دلچسپ گریبان نہ کیا
 دھوکوں کی طرح مری گلستان نہ کیا
 دل پر اپنا دلچسپی پریشان نہ کیا
 زلفوں کو تو ہر وقت پریشان نہ کیا
 دیکھا کی جھلک رخ کی صبح بھون نہ کیا
 آئینہ کی عورت جی کو جان نہ کیا
 دم کو کھانا جی کو جان نہ کیا
 عیان ہو اوی پریشان نہ کیا
 کیون دادی و تپائی نہ کیا
 جی تو غلن غار بستان نہ کیا
 جی تو غلن غار بستان نہ کیا
 جی تو غلن غار بستان نہ کیا

کام

[illegible]

ملاحم من بلال جسی منضم
کسی کی باندہ باندہ چون نامہ نوشت
همین محرم بزم یکین
کلمه کی احوال اپنی عشرت کا
پیش خط کا بیت مست درپاس

اہل ہند کو رکھتی ہیں سب قدروں پر

تو جو منظور یار ہے نر گس
چشم گلو کی جستی عاشق ہین
بادہ عشق پہ کہین شاید
پڑ گئی آنکھ کس پر سے رو کی
رات دن تیری چشم واد کیے
کون پہو سے اوٹھ گیا گلو
چشم ہمارے کے مریضوں کی
ناوک چشم کی ہین گل عبس روح
چشم جانان کی ڈر سے گلشن مین
یاو گلو مین رات دن مجھ سے کو

بوی کیسوی پاریس کو

رنگ شک تازی رنگس

کوئی ایسا نہیں ہے جس پر اس
 ہم گہری دوسے سلام کریں
 آئی جب مزاج میں آوے
 میل آجائیکہ سری و لپہ
 و کیا انصاف آچکا صاحب

رات دن اپنے کلام میں
 چل دلا سو فتنہ پیسہ پیر
 کیا عیب اسکا جواب داری اغیار کی
 ان کے اوقات بسر تیری گنلی خالی ہیں
 ان کے گھر گھر نول زار کی پاس
 چاہتی کہ گھر گھر چارو چاہوں
 کوئی کرتا نہیں چارو چاہوں
 کوئی آغوش نہیں ہویا کی
 دل سے چاہی تو آئی ہو یا کی
 دل سے چاہی تو آئی ہو یا کی

عشق بازی کا علم دریا ہے
 جس کا ایک جانب حسن و حسن
 دلیلیں ہیں اور دوسری جانب
 عجز و غرور ہیں اور یہ دونوں
 ہی دنیا کی حقیقت ہیں

ابن سنان کو گہری سراسیمہ ہوئی

غیر نامید خداوند حقیقی شخص
 کون لی جای یہاں ہی محوی دلا رکھی پاس

<p>ہی یہ عالم میں اوس پر کیا عکس نور سی اوس کی ماہ ہی پر نور اوس کی ریشک پری کی پرتو سی تیری سر پر ہی قیامت تک و کیا اس جہ سے نہ آئینہ تیری باتوں میں ای پری پیکر مہر مہر و ماہ و یکما ہے تیری ناز و ادائیں اسے ولبر</p>	<p>جیسی خورشید خاوری کا عکس مثل خورشید ہی پری کا عکس ولبر و ن میں ہی دلبر کا عکس ماہ و خورشید و مشتری کا عکس دعوی کرتا برابر ہی کا عکس ہی یہ سب جنگ زرگر کا عکس اوس کے دستار پر زر کا عکس و کیا ہی سحر سامری کا عکس</p>
---	--

جلوہ گر گلستان سا ہی شخص
 اوس کی سہ کی سرسری کا عکس

<p>جب ہی دل اوس پری پہ ہی مانوس ہی زبان پر حسن کا نام دیا و کیا اوس خند لب کو زار و دہر داغ مثل چراغ جلتے ہیں عشق بازی میں جو کہ دم مارے جب ہی اوس بت فی بیوفائی کے</p>	<p>وقت و ننگ کا حنین افسوس روزن قبر ہو گیا ناقوس سہاڑی سب ہیں خرقة سالوس عشق کی شمع کا ہی دل فانوس پہلی کردی وہ رخصت ناموس سب خدائی سی دل ہوا مایوس</p>
--	--

کمالست چہی قیامت
 انہی مقصود ہو گیا
 یاد اوس کی ہی رات دن اوس
 نامی تر تاروں میں جنگ جنت
 رخ جاس کوئے میں سببیں
 دیو کی کب ہمارا سنگ
 ہم پہنی ایسی دھن
 حبیب باندہ شد میں ہو گس
 وہ بیان ہر دم دلانہ زلف کا کہم
 و زیم ہی تکیو سپن جانی نہ دس
 خانہ تن پہیں قناعت سے
 مین در کار قافہ و غزل
 مین طی ہوتی ترو کا فرس
 لکھ دوزخ میں ترو کا فرس
 ہی اس خبر بیوفائی کی سبب
 دل لگا دینی کو اوس کی ترس
 ای پناہ ہو ماری صدمہ کی
 دل لگا دینی کو اوس کی ترس
 دل لگا دینی کو اوس کی ترس
 دل لگا دینی کو اوس کی ترس

[illegible]

[illegible]

سینه عاشق سوزیدار و کمان عین فارغ
ای ترکیز و کز کوی اهری کاکیز
اس دل خرویدنی بی دای بی بالای دهن
ایک نور بران کادری دوسبرای رقیب
گلشن ایامین لاله نایب دای دل
شسته دل جسطرح دای بیایان
اقاب خوشی بود لب کمان
سوز دل بی...

[illegible]

پنج تین نصیب آواں نالہ نہ
 قربان کردن بیاویکی خدمت نالہ نہ
 رس خوش بیاویکی خدمت نالہ نہ
 دل نہ بیاویکی خدمت نالہ نہ
 مگر بیاویکی خدمت نالہ نہ
 مگر بیاویکی خدمت نالہ نہ
 مگر بیاویکی خدمت نالہ نہ
 مگر بیاویکی خدمت نالہ نہ

رہی وصال صنم تادم آخر نصیب
 ندیکما تائب لب گور روی وصل صنم
 جگر کو کساتا ہی خوشاب دل کو پتیای
 نہ منہ وصال کا دیکھا ہر قیامت تک
 عزیز دار فائین خدا کی رحمت سی

منیں جو وصل صنم تو وصال ہو مخلص
 کہ اب سہی منیں جاتی ہن رنجای فراق

<p>دیکھ میری دعا کی سحر کا اثر فلک تیر بلای دیر کا روم بد ف رہی پیری میں لو جوانی کا دم مارتا ہی کیوں شل شفق فراق صنم کی عذاب سی کیونکر خدا نہ سوی زمین سر نہ کون کر یان تاج میں ہن اوس شہ خوبان کی پا چا نخل مراد اپنا نہ شتر ہوا کہے یہ حکم دون کہ کوئی نہ عاشق کسی یہ ہو گشت جہان کیوں تر و تازہ رہی ہم ہنتری فرصت ان جوین پر کردنیں صبر آجای ناتہ اپنی کہی کو ہر مراد مخلص شب وصال میں خلوت ضروری</p>	<p>آخر ہوا اید ہر کو صنم کا گزر فلک خلقت ہوا ہی اس کی شکل سیر فلک سیدی کسی کی دیکھی نہ تیری کمر فلک شق جا بجا میں رکتا ہوں اپنا جگر فلک کہیںچا ہی توئی عرش برین تک جو فلک بخشا خدا فی تجھ کو فقط اک قمر فلک سہو لا پہلا زمانہ میں ہر اک شجر فلک نجستی جہان کی شاہی مجھی تو اک فلک گریان ہی مثل ابر سیری چشم تر فلک کیوں مثل آفتاب پہون در بدر فلک نبوا یا اس لٹی لب دریای کہہ فلک مشہور خاص و عام میں ہی بد نظر فلک</p>
--	--

بیا دوسری سبزی کا پانا نہیں ہوا
 کیا دوسری سبزی کا پانا نہیں ہوا
 نقشہ نہیں لاتی سبزی کا پانا نہیں ہوا
 اوس غنیمت گل کشتن کا پانا نہیں ہوا
 جہاں چاہا کاشنیں ہوتا ہی جبار
 اثری نگاہیں سبب سوزان کشتی
 ۶۳
 ہوا دوسرا تو رکی سبزی کا پانا نہیں ہوا
 کیا صاف ہوا قصہ دھوا اور عدم کا
 دو دیا جو کل رات کو پانہ کی کشت
 جس صوبہ قاتل کا کلا ناوک درخان
 بنی باہو توڑی کی پیکان تی پر تک
 کس چیز کی شمشیر دون دانتوں کشت
 نسبت نہیں ہر کشتی بن لاس کشت
 وہ کام کی ہی جو قوام ای تمہار
 صدق کی تم پری صغیر جان بھرتی
 اوس پتہ زنت کی غنیمت دری ہر تک
 قلم کا پاسبان دول پیکار کشت
 اسد راجہ میں روایت کشتی نام تک
 دیبا میری اشکو کا افسانہ نام تک
 نازک بن ایسا ہی گل اندام ہمارا
 جگای بدن پتولی جو اسکول گل انگار

می رانند می خوردی بپوشیدن
 شوق پادشاهی شوقی که می خوردی بپوشیدن
 گریه گریه شوقی که می خوردی بپوشیدن
 رویی که می خوردی بپوشیدن
 ده خدای تو که می خوردی بپوشیدن
 گلشن رضوان که می خوردی بپوشیدن
 جیبی که می خوردی بپوشیدن
 یزید خورشید که می خوردی بپوشیدن
 ۹۷۲
 می رانند می خوردی بپوشیدن
 شوق پادشاهی شوقی که می خوردی بپوشیدن
 گریه گریه شوقی که می خوردی بپوشیدن
 رویی که می خوردی بپوشیدن
 ده خدای تو که می خوردی بپوشیدن
 گلشن رضوان که می خوردی بپوشیدن
 جیبی که می خوردی بپوشیدن
 یزید خورشید که می خوردی بپوشیدن

سب سے پہلے اپنے دل کو صاف کرنا
 پھر دوسرے کو صاف کرنا
 تیسرے کو صاف کرنا
 چوتھے کو صاف کرنا
 پانچویں کو صاف کرنا
 چھٹے کو صاف کرنا
 ساتویں کو صاف کرنا
 اسی طرح سب کو صاف کرنا

محبت میں رہنا ہی باقی کہاں دل سرخ او سکا ارض و سما میں نہیں ہی کہوں کیا میں پیار کی سحر سازی تیرے تیرے ابرو جو کہتا ہوں سر کو اسی چہرے پر آہ اچھا نہیں ہی وہ محفل نشین جب ہی رہی رنگ لیل تیری قوس ابرو کی کہتا ہوں ہو گند سو اتیری رہیں نہیں کوئی اپنا پتی تیری تیغ ابرو کی جانان	کیا میری ہاتھوں ہی یہ جوان دل چور اگر کسی نے کیا وہ محفل دل لیا چہن میں باتوں میں کہ جان دل لیا چاہتا ہوں تیرا امتحان دل بتو ہی خدائی جہان کا مکان دل بناخو وہ بخود ہی میرا ساربان دل ہوا بار فرقت سے مثل کمان دل مکان صنم کا بتا دی نشان دل بنا ہی کئی دن سی سنگ فسان دل
---	---

رہی کیوں مخلص بیدار ہر دم
 درماہ رویان کا ہی پاسبان دل

جی میں ہے کہیں لگائی دل اوس شوخ پہ گن کی صدق کرئی رحم آیا کسی پر اوسکو شاید ہاتھوں ہی تباہ بی وفا کی پختا ہی نہیں ستم گردن ہی لا کہوں میں ہزاروں اسکی نہیں شاید کسی بار صبر بان ہو دلبر سی بلڑ کی تنگ ہو نا	جنجال میں پہرہ نہائی دل سولا کہہ اگرچہ پای دل کہتا ہی نہ اب ستائی دل لی جا کی کہیں چہ پائی دل سو پردہ میں گر جو پائی دل لیکر کی کدھر کو جائی دل وہ بات کوئی بنا ہی دل یہ بات تجھی نہ چاہی دل
--	---

سب سے پہلے اپنے دل کو صاف کرنا
 پھر دوسرے کو صاف کرنا
 تیسرے کو صاف کرنا
 چوتھے کو صاف کرنا
 پانچویں کو صاف کرنا
 چھٹے کو صاف کرنا
 ساتویں کو صاف کرنا
 اسی طرح سب کو صاف کرنا

سب سے پہلے اپنے دل کو صاف کرنا
 پھر دوسرے کو صاف کرنا
 تیسرے کو صاف کرنا
 چوتھے کو صاف کرنا
 پانچویں کو صاف کرنا
 چھٹے کو صاف کرنا
 ساتویں کو صاف کرنا
 اسی طرح سب کو صاف کرنا

[illegible]

روزگار
داغهای دل جو کزین
اصلین بهل کا خار غمی بی آن جو کزین
گشت عالم انبار گر چه بی خصلت نام
عالم کس را سودا یا مال اسبابی عجب
خالی تو با کجا کن گنیز گردان نام
بی تری انکوین بی گشت بیجا چون
صورت آخر نظر ای دل در جهان نام

دوست و صفت و این که در این عالم
 و این که در این عالم و این که در این عالم
 و این که در این عالم و این که در این عالم
 و این که در این عالم و این که در این عالم

<p>و بدین گشتای آخر کوه تابان تمام اگر کی تپلی حقیقت بین کمر و تابان سائیه خورشید بین گذری بی تابان روز جزای سبزه بدر بین صاحب بیان تمام</p>	<p>بهرین سال ساخته و سبب بود کامل عروج دل جلانی کی سوا انگارین کشف و عروج کجا تابانین شهر است کماکان و عروج بر سبب اعمال نیکان کوی کنین عروج</p>
<p>انقلاب چرخ کیون مخلص هوا بی اسطرخ مهربان اینی جوئی بین عدوی جات تمام</p>	

<p>نهوا وصل صنم او بود اکام تمام سوئین کی گوشته مدفن بین بار تمام خلق کیون نکره کی عشق بین بار تمام اهو وشت هون کیون نکره تیری ام تمام خواب بین بی نظر آتی بین مچوی ام تمام تابع حکم جو بین صاحب اسلام تمام قند مصری بی بین تیری شام تمام</p>	<p>بهرین اینی بسر بود کئے ایام تمام جب زمانی نفس بری بود کی صیاد لب به جاری بی بهان و فغان برود تیری ان آنکھوں کی بند و پیران است رات بهر مجھ کو جو اس وقت کا تیرا حال اسم اعظم بھی کیا ای بت کافر بی باو کیون عشاق بین جانی شربت کاسا کو</p>
---	---

<p>قاصدا جو کتب بهرین گذری حالت کی مخلص حقیقت بی تمام تمام</p>	<p>غیرت لیلی و مجنون بین جہان بین ہم تمام کیا حجب بی جو کھلی عقدہ مالا ترخیل رنگ و حدت کھلی جب وصل ہو وصلی مثل ستم سہند پر اس عہدین شمشیر و شک</p>
---	---

پیران اینی بی حجب و عروج
 و این که در این عالم و این که در این عالم
 و این که در این عالم و این که در این عالم
 و این که در این عالم و این که در این عالم

دوست و صفت و این که در این عالم
 و این که در این عالم و این که در این عالم
 و این که در این عالم و این که در این عالم
 و این که در این عالم و این که در این عالم

پیران اینی بی حجب و عروج
 و این که در این عالم و این که در این عالم
 و این که در این عالم و این که در این عالم
 و این که در این عالم و این که در این عالم

جان اردی منم چنانچه بخت
 از تو خواص منم بخت
 چون نشان عشق و کینانی بر آید
 دل کو بختی از زبیدی در آید
 دل کو بختی از زبیدی در آید
 دل کو بختی از زبیدی در آید
 دل کو بختی از زبیدی در آید

بخت بر بختی چنانچه بخت
 عشق بازی می بینم
 دل کو بختی از زبیدی در آید
 دل کو بختی از زبیدی در آید
 دل کو بختی از زبیدی در آید
 دل کو بختی از زبیدی در آید

<p>ایماه و ده رخ پر پی تری لور کا عالم ظاہرین کس طبع کی من شید بخت آرام نہیں ہی کسی کردت کسی پہلو تہتا نہیں اگر کم ہی ذرا آنکھ سی آنسو کیونکر نہ فدا تجھے پڑا نہ ہو بری ہو کیون چوڑی میں خسار و غمبہ کی سوئی تاب رخ روشن سی میری ماہ لقا کی سوزان ہی وہ زخم دل انگار ہمارا فانوس میں جو جیسی فزون شمع کا جلوہ</p>	<p>شرمندہ جسی دیکھہ کی ہو طور کا عالم باطن میں ہی ہر ایک کا زبور کا عالم یہ ہو گیا ہی اب دل رنجور کا عالم آنکھوں کا میری ہو گیا ماسور کا عالم ہی نام خدا جس پر ایک عور کا عالم تیرہ ہی جہان ہی شب و جور کا عالم بلکل نہ شمع پہ چہ نور کا عالم نور شید کی پہا ہی کا ہی کافور کا عالم پردی میں ہی دوانج مستور کا عالم</p>
---	---

۶۶

بس اسی غم کی کوں ہم سی تھا
 ہی پین قابل کوں کی ہم
 یان سی مخلص جگ جانی ہم
 کجا آل معطف ہیں ہم
 منظر ذات کبریا ہم
 جان دول سی تری فدا ہیں ہم
 بیو فایاد باو دنا ہیں ہم
 واجب الرحمت و عطاف ہیں ہم
 ای تو بندہ فدا ہیں ہم
 بخت و درویش آفتاب ہی ایک
 مشتائری بی رہا ہیں ہم
 نہ مسلمان ہیں نہ کافر حسین
 دو نو ذہب سی پس جہاں ہم
 کوں نہ پس جہاں دیکھیں ہم
 کلش و ہم میں چاہیں ہم

<p>بیاد جو اوس جسم سیمہ کا میں بخت بہا تا ہی بھی ز کس مخمور کا عالم</p>	
<p>ساعی سی ہی مطلب را جام سی کا بو الہوس سی نہیں انجام محبت ممکن عالم محوی اوس ست کی محبت میں مجھے ہنر کیون کہتا ہی ہر بار میرا ای ہنچ قید تہا چاہ دقن میں کہی کیسویں لہیر ای بری کس لہی مجھے ہی ہی تو انشا بخت کب خبر اوسکو ہی اور وکی رنج و غم سی بہتلائی رخ جانان دل خود رفتہ ہی</p>	<p>ساقیا جب ہی اوس ست کلام سی کا پشنگی پاتا ہی کب یار ہر اک خام سی کا نہ تو آغاز سی مطلب ہی نہ انجام سی کا اپنی توراہ لی کیا تجھ کو میری کام سی کا طایر جان کو ہمیشہ سی رہا و ام سی کا جگر کی ہر بات میں ہر بار ہی شام سی کا رات دن جسکو ہی وصل دلا ام سی کا تاسہ کس کو ہی اسنامہ چنیام سی کا</p>

وہاں بخت و درویش آفتاب ہی ایک
 مشتائری بی رہا ہیں ہم
 نہ مسلمان ہیں نہ کافر حسین
 دو نو ذہب سی پس جہاں ہم
 کوں نہ پس جہاں دیکھیں ہم
 کلش و ہم میں چاہیں ہم

کون سی ہوتی تھی بار بار ہونے والی ہوتی تھی
 کون سی ہوتی تھی بار بار ہونے والی ہوتی تھی
 کون سی ہوتی تھی بار بار ہونے والی ہوتی تھی
 کون سی ہوتی تھی بار بار ہونے والی ہوتی تھی

<p>موت کی دھونڈ ماجھی پاپائیسین چین سی اکرن کوئی سو پائیسین جسکو زلف یار کا سو پائیسین جسکو اس بندہ کی کجہ پائیسین کٹ گئی گردن ولی نر پائیسین خالی گھر اپنا ہی کچھ کچھ پائیسین روز اول کس لہی سو پائیسین چشم بد و دراب وہ شرماتا پائیسین ہاتھ زلفون پر دلا لپکا پائیسین عشق کی کوچہ میں میں تنہا پائیسین</p>	<p>تار ستر میں نہان ہوں ضعف سے آگے اس غلط سدا میں آج تک زندگی او سکے محض بے سود ہی دل دیا ایسی خدا نادر س کو مرجبا ای مرغ دل اس ضبط پر بی تکلف چاہی جب آئے دل لگا کر اب مٹ پھٹا تا ہے کیا چلا آتا ہے بیباک آج یار میں بلا میں سیکڑوں ہر مال میں ساتھ ہی فوج غم و جہان و پاس</p>
---	--

گلشن ہستی میں گلشن ہستی میں
 کون ہی وفودت میں گلشن ہستی میں
 نام تر اسے کیا کرے گلشن ہستی میں
 ہم وظیفہ یہ پر ہا کرے گلشن ہستی میں
 کوئیں یاد کرے یا کہ گلشن ہستی میں
 دم تبسم نہ ہو کرے گلشن ہستی میں

<p>کس گھڑی اوس زلف پہ پہلے پڑی ہمدون اوس تنگی کس جلوہ دار پڑی کون بی عالم میں جو بہ جا می بین ہم سی غنی کی منہ منی شہم کہا می بین کیوں نہوں منہوں رفاقت کا غم جانی اور سکی تن کی نفس پہ پہلے پڑی دیکھہ اوسکی رخصت مشاطہ فی یہ کلمہ کہا</p>	<p>کون ساعت سر رکافت فی انی بین دید کی لیکن پیر لکھو متن بینا فی متن اس لہی صن تیان کا دل تنہا می بین کیا سبب و چار و لسی شکل کھلا می بین کتنے مرتد تک گوارا میری تنہا می بین مرغ جا کو ضعف سی اتنی توانا می بین قدرت حق ہی اسی درکار زیبا می بین</p>
--	---

دوست حسن فزون ہو ہر دم
 حق میں تیرے دیگا کرے گلشن
 دروافت کا مزا ہی جی
 کہ مرض کے وہ دروافت کا
 نفع دل کو پہلے پہلے
 نفع لاکرے با کرے گلشن
 دامن کا سا ہی گلخان

گلشن ہستی میں گلشن ہستی میں
 کون ہی وفودت میں گلشن ہستی میں
 نام تر اسے کیا کرے گلشن ہستی میں
 ہم وظیفہ یہ پر ہا کرے گلشن ہستی میں
 کوئیں یاد کرے یا کہ گلشن ہستی میں
 دم تبسم نہ ہو کرے گلشن ہستی میں

کتاب بس لکای کان در عین
المراس لکی فصل دس بیان نماز
نوا دس درون بیانی
بیانی بیترتری و بیان بی
حاکم سر تراشی یا قوت کاین
صل بس صنم یکی کوه نه
الکاهی و استایام و فو
قد رایتنی

دل منی بی آب مثل ماهی کمری من
 سب بی کشتی نمی آید پهلای گلشن
 اشک کی ریامین تها میر تا گردن
 صورت گوهر چو گلکلی اشک بحر چشمی
 تنه مخلص کو گمان نمی در کامعدن

صید ماهی کا سواری شوق بحر حسن کو
 بحر میں جب پڑ گیا عکس گل خسار یار
 جوش چشمہ تھامیری چشمہ کا استدر

صورت گوهر چو گلکلی اشک بحر چشمی
 تنه مخلص کو گمان نمی در کامعدن

پوشیدہ کی بی چرخ روشن نقاب میں
 رنگیں میری خون سی کچی بوقت قتل
 دیکھو تو زلف چہر پیہی یا کہ سی نقاب
 ہی نور شمع پروہ فانوس سی بیان
 پایا ہی بوسہ لب شیرین کا جو مزا
 رتبہ نہ خاکساروں کا کیونکر طلب ہو
 دیکھی نگاہ قہری گرتو تو ٹوٹ جاے
 طفلی میں نور و شس ہی بہار غمی بیا

کیجی شتاب او سکوزارت سی بہر ہمند
 مخلص کے آرزویشا با جناب میں

دل بیل کو جو آسو کی گلشن سے نہیں
 کو راہ طین کو ان گھنوسی نظر کیا ہے
 تنگ چشمو سی نہیں عقدہ کشائی ممکن
 شخص آزاد کی ہوتی ہی خدا دا و نمود

مرم ویدہ کو سیری رخ روشن میں نہیں
 فائدہ ویدہ کا دیوار کو روزن میں نہیں
 کسلی رشتہ کی کرفاخن سوزن میں نہیں
 سرو کی زینت باز کو چنی شن میں نہیں

دل منی غلب میں کو جو دیکھتے
 کو عالم میں غلامی کو جو دیکھتے
 بحر میں جب پڑ گیا عکس گل خسار یار
 جوش چشمہ تھامیری چشمہ کا استدر
 صورت گوهر چو گلکلی اشک بحر چشمی
 تنه مخلص کو گمان نمی در کامعدن
 پوشیدہ کی بی چرخ روشن نقاب میں
 رنگیں میری خون سی کچی بوقت قتل
 دیکھو تو زلف چہر پیہی یا کہ سی نقاب
 ہی نور شمع پروہ فانوس سی بیان
 پایا ہی بوسہ لب شیرین کا جو مزا
 رتبہ نہ خاکساروں کا کیونکر طلب ہو
 دیکھی نگاہ قہری گرتو تو ٹوٹ جاے
 طفلی میں نور و شس ہی بہار غمی بیا
 کیجی شتاب او سکوزارت سی بہر ہمند
 مخلص کے آرزویشا با جناب میں
 دل بیل کو جو آسو کی گلشن سے نہیں
 کو راہ طین کو ان گھنوسی نظر کیا ہے
 تنگ چشمو سی نہیں عقدہ کشائی ممکن
 شخص آزاد کی ہوتی ہی خدا دا و نمود
 مرم ویدہ کو سیری رخ روشن میں نہیں
 فائدہ ویدہ کا دیوار کو روزن میں نہیں
 کسلی رشتہ کی کرفاخن سوزن میں نہیں
 سرو کی زینت باز کو چنی شن میں نہیں

دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش

بهر نظاره صدم حق سے
 اس زمانہ میں غیرت لیلے
 لذت و ذائقہ میں سے پیاری
 بزم عشرت میں ہنس کے خوشگلی ساتھ
 کان اید ہر لائی کہ چپکے سے
 طایر دل کا ہے سے نغمہ
 مہربان استدر ہے بندہ پر
 ہے معطر دماغ کامل سے
 خانہ دل میں بی تکلف رکھ
 صاف دل ہوں میں اس زمانہ میں

دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش

چشم سوزن کی طرح آنکھ وہ بنیا کیا ہو	چشم حق بین جو نہ ہو دید تماشایا ہو
جب خودی سنگی پھر محو تماشایا ہو	خود فراموش کو جلوہ کی تنہا کیا ہو
گردش جریح سی ختم گردن مینا کیا ہو	راستی و ہر مین باعث ہی بلہ فرزینا کیا ہو
کو ریا طین کا صعب دیدہ بنیا کیا ہو	چشم آئینہ کو نظارہ سی کچھ بھینا کیا ہو
ساحل خشک سی شیریں لب یا کیا ہو	صاف قالب کو نہیں ابل کو درسیا کیا ہو
تب خورشید کو فیض عجمی کیا ہو	گرم خوکا نہ کہی ہو گا گلچا نہیں کیا ہو
جو کہ تیار محبت ہو وہ اچھا کیا ہو	عین محبت سے ہو مرض عشق نصیب کیا ہو

دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش

دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش
 دل چون بر آید به شمع کمالی که در دلش

کرمی با هم فی الارض
ایضا کرمیون زخمه و الارض
کرمی با لای مصحح کتبای کرمی
کرمی زاری پندین زیبا کرمی
کرمی زاری پندین زیبا کرمی
چای پی قعبا کی شست موم بیا کرمی
کشت دل بین بواجب کرمی بار کرمی
الفتی سی الکرمی بار کرمی

بیا آخرت
۷۹
میری بانو کلاتری منتهی شریفه
کول میثاجس کی دین کی طرف
صفی عشق تانیدن کی طرف
بنگیا یون تارشته کیا گردن ناز کو
پروا دینا دین بین و جوفض ظلم ایسا
ترک کر ایسے ظلم ای اگر ایسا کر
جب سی دیو کی بی بی پر شکوئی یاد
پتھر کی بولی بی بی پر شکوئی یاد
سب کی کبابی بی بی پر شکوئی یاد
نہن تود کی بی بی پر شکوئی یاد

اندرون مجلس مقدر یوں ہوا ہی سبیل
خاک کرنا سے میرا بخت سیدہ کثیر کو

بنس کی ہر دم نہ کو لو دندان کو
 جب سی و کیا ہی زلف پچان کو
 سکو طوفان کا خوف ہوتا ہی
 ابی عالم کو کروی شک اکین
 حالت دل عیان ہی چہرہ سے
 ایک دم میں جلادی خرمین چرخ
 برسوں رکھا ہی دل میں جاگلی گل
 کیا ہی اسوقت دل او بچتا ہے
 نفس تن میں تملانی ہے رنج
 رشک فردوس حبت المادی
 دیکھ گلشن میں میری گل او کو

کیوں جلانی ہو برقی خندان کو
 دل گیا بھول سنبھلتاں کو
 دیکھ کر میری چشم گریان کو
 کہو لی گز زلف غبر افشان کو
 کیاں میں کھلاؤں دماغ پیمان کو
 دون اجازت جو آہ سوزان کو
 تیر تر گان کی ہنسنے پیکان کو
 دیکھ کر کاکل پریشان کو
 یاد کرتی ہیں جب گلستان کو
 ہم سمجھتے ہیں کوی جانان کو
 چاک گل کرتی ہیں گریبان کو

و کلمات یونان و عربی و فارسی و هندی
 و اصل صنم کی سیمائی کی آرزو و ہنس
 و ان میں جو ایتلاف نظر نہ ہو
 بلکہ ہر نام سے یہ ایک نام ہے
 بلکہ ہر نام سے یہ ایک نام ہے
 بلکہ ہر نام سے یہ ایک نام ہے
 بلکہ ہر نام سے یہ ایک نام ہے

لک اشفتہ بت اور میرا بخت سیاه
 ایسا ہی حسن و جمال و سگما کا ہونے شید
 کیا بیان کیجی اوس گل کی ترکت بیل
 عاشق ابرو و دلدار کو کیا خاک ہو چمن
 حید کوئی تو ہو چشمان بت کا فر کا
 شکر اللہ کا مخلص کو دینی دو محبوب
 پھر نہ کیونکر گرم خوشی سی ہیں پہلو دو
 چشم دل سی حسد کی قدرت یکہ
 ساری عالم میں حق کی صنعت یکہ
 چشم حق بین سی حق کی صنعت یکہ
 اوسکی خوش رنگ لب کی رنگت یکہ
 کبر سی اپنی جاہ و حشمت یکہ
 تیغ ابرو کی مین اشارت یکہ
 اپنا مونہ اور میری صورت یکہ
 تیری گفتار کے فصاحت یکہ
 مصر بہ نور کے حرارت یکہ
 دل شوریدہ کی یہ وحشت یکہ
 عرض کر حال وقت فرصت یکہ
 خوش نہو عروس دولت یکہ
 مخلص اب تو نہ بت کی صورت یکہ
 سب طلبات و سر کو پہو لا
 کیا بنا یا جان کو رنگارنگ
 رنگ سی گل کارنگ ہو کا فور
 و خالق نہ بھول اسی نادان
 رب سمجھا کہ قتل عام ہی آج
 بستہ سی یہ اوسکی ہی گفتار
 بند ہو جائی فلق طوطے کا
 شک ہو تاسے خوشہ بیرون
 پس کو بھی ہوا جنون کا گمان
 بوب بروم کی چیر چہا رہنم
 پندر روزہ جہان سی ہی مخلص

کشتن بر عالم بالایی ای که در
 ابدی راه نوری تو فیض سمند زین
 تو بینای عوین دل سپار پیری
 بجز پیرانی نوری رخ گزیند باین
 ای باغبان پروردگار و نگاهدار
 مانندی و ناکری باین بند باین
 صودت شفا کی ای نظر جی پایی
 دایم جگر ای دوا سودمند باین

۸۳

پیرایه غیب نیز قدم را عشق
 ای خوش خرام کج کو اینی
 بزی خیال خامی مخلص
 ناسخ قی فی نوزد مضمون باین
 دل گمانی سی و بی و بی
 دل گمانی کی بی جگر عشق
 عشق زبانی کی بی جگر عشق
 طاعت سبب زبانی کی بی جگر عشق
 رکیک اس عشق کی بی جگر عشق
 خون دل خست جگر کی بی جگر عشق
 زلت عشق کی بی جگر عشق

ای پیری تیری کر و سر کو ویکه
 کبھی تو آنکله او سها اید بر کو ویکه
 آتش دل کی اس شمع بر کو ویکه
 سامنی دانتون کے گھر کو ویکه

ہوش و رتی پن ساری عالم کے
 تیری عاشق پرے سسکتی پن
 کرہ نار کا جھی سے گمان
 آبر و صاف مٹ گئے اوسکے

رونا آتا ہی جھکو ای مخلص
 اپنی اس آہ بی اثر کو ویکه

خاک در صنم ہی اکثر سی زیادہ
 تیغ زبان ہی بی شک شمشیر ہی زیادہ
 ظہرت کو جاستی پن شہر پیروز
 ہی شمع کو عداوت گلگیری زیادہ
 تقدیر کا سبب ہی تدبیر سی زیادہ
 ناوک مرثہ کا اوسکی ہی تیر سی زیادہ
 ہوتی ہی قدر قرآن تفسیر سی زیادہ
 ہی اضطراب جھکو خنجر سی زیادہ
 بار و سجدہ استان ہی تیر سی زیادہ

ہسکو ہی تنگ دولت تو قری سی زیادہ
 تلوار سی نہیں در مرقی پن بات پر
 خالق فی جکودی ہی دیو و تعالیٰ
 محفل میں کاشا ہی اوسکی زبان کو پر
 دنیا کی جستجو پن ہی صرف عمر جا
 اکدم میں ٹوڑتا ہی لاکھوں توڑیل
 رخ ہی مثال مصحف ہی شمع خط عار
 جب سی لگا ہی لپتر مرثہ سیکا
 کس سی کہون کہانی اس مرثہ کی

باند زلف نوبان مخلص خفین کیون
 ہوتا ہی جوش حشمت زنجیر سی زیادہ

نور جمال یار قری و و چند باین
 رو نکاتار ابر سی برہ کر بلند باین

بالا قدی کو اوسکی تو سر و بلند باین
 لیکن نہ شرط با جگر در و مند باین

Handwritten text in a diagonal band at the top of the page, likely a title or introductory note.

Handwritten text in the top-left cell of the main table.	Handwritten text in the top-right cell of the main table.
Handwritten text in the middle-left cell of the main table.	Handwritten text in the middle-right cell of the main table.
Handwritten text in the bottom-left cell of the main table.	Handwritten text in the bottom-right cell of the main table.

Handwritten text in the top-left cell of the lower table.	Handwritten text in the top-right cell of the lower table.
Handwritten text in the middle-left cell of the lower table.	Handwritten text in the middle-right cell of the lower table.
Handwritten text in the bottom-left cell of the lower table.	Handwritten text in the bottom-right cell of the lower table.

Large block of handwritten text on the right side of the page, possibly a commentary or continuation of the main text.

Handwritten text in a diagonal band at the bottom of the page, likely a concluding note or signature.

Handwritten text in a decorative header, likely a title or introductory passage, written in a cursive script.

Handwritten text in the right column of the first section.	Handwritten text in the left column of the first section.
--	---

Handwritten text in the right column of the second section.	Handwritten text in the left column of the second section.
---	--

Handwritten text in the right column of the third section.	Handwritten text in the left column of the third section.
--	---

Vertical column of handwritten text on the left side of the page, continuing the narrative or providing commentary.

Handwritten text in a decorative footer, likely a concluding passage or signature.

[illegible]

<p>غیر سی جیہ گہری وہ تندھوی ہو کلام گفتگو کرنی مخلص مجھ کو ہی جا ہو</p>	
<p>کس سی صفت بیان ہو جنابِ شیر خون جگر ازل سی غذا ہی تغیر کے</p>	<p>روح چین سی شان خدا ہی کبیر کے طغلی وہ پائین کی تھی وہاں شیر کے</p>

وصال آن بزرگوار
 در آن روز که در آن
 محفل منین خطیبی
 کلماتی بی نشان
 در آن روز که در آن
 محفل منین خطیبی
 کلماتی بی نشان

این چاکر کا چند سیر
 بیان چاکر کی پاس اگر کسی
 فتح میں آکر کسی پیر
 کریم ان پیر کی مگر
 خوب مشاطہ ہیں خال کا
 یاقی غضب جافظ و ان
 باہمی ہم فزون
 چاکر کی جو اس
 رحمن میں ان کی تاز و

۸۹
 دینی کامل و ملاوی و کبی ابرو
 سانب کی بانی سی پیدا اینی
 چکیه بانی جو کبی پیش سیاه جانان
 جبره حرت سی ایدین ویده آتو بوجا
 تر و محرمی جو کبی کی بیان شان
 اینا ویرانه سی بحر که سیاه بوجا
 جلوه گردنم من و ما و جو بوجا
 شمع برده انی مانند او پیخو بوجا
 درباری انی کا علی
 این کویا

[illegible]

بنده کو بیای به وانی خالص
بی کلان زلیری الیکون من خا
بر فول سزمه یی ملی مش لری
مجمعه بر نصیب سی جوهری چشمه یاد
گورنیش لی می دل و بنار
کیانشه کلان آنگوین ننگ حمزه
ای بان حسن شمع قیامت بهر
روشن ری افتاد

محکم دہی خالق ہی دوز
خوت دہی جھکو حرم دنیا کی سانسے

باونہ میری اشک چٹیکے جلیس کے
 بوسے دینی زکوۃ میں دوی انگلیس کے
 وان بوسہ لب نکمیں ہے نصیب مج
 بندہ اہی لوطا لب محسہ بنین ہوا
 پیوڑی سی میں تیر جگر دل کی ٹی
 جس روز چاہی پیک اجل لچکی ہوں
 جو نہ نکالی منہ قاتل کی قوت فوج
 قاتل یہ داغ خون شہیدان چھٹا نہیں
 دل ہی کہی نہ عارضہ عشق کم ہوا
 ہاتھوں ہی تھہری عشاق کی لٹی
 بوسے ہی بخشی تحفہ جنوں کی منہ لگا

۹۴

[illegible]

گل ترکی بخت بین غدا دل
 عیش توئی بیعت مخلص
 زین سوز بجز آفت
 نه نوشاوری ای مخلص
 عشق کا سلطان نہیں یاد اس
 اس دل آشتی مارا
 پیشہ کنایا وہ خود آرا
 صاف لکھو لڑن کا دارا

غبار خاک گرد کاروان ہے و خان آہ کا وہ آسمان ہے یہ دیوانہ کو کیا عشق تباں ہے رنج اپنا رشک گشتِ غفران ہے میرا وہ راحت جان اب کہاں ہے مثال شمش و ہر سوعیان ہے دل مجنون ہمارا ساربان ہے ہماری سہ پہر چتر آسمان ہے	سو ہی رہی تلاش اوسکی ہی ہائے شر تارون سہ روشن سہن یادہ حرم سہ میر میں آتا ہی زاہد ہوا عشق فی ایسا کیا زر و اکھی جکی فرقت میں یہ ہی حال منور نور سہ اوسکی بے عالم سری ناقہ کی ساتھ ای شک لیلہ کسی ہی شامیانی کے تمنا
--	--

ریاض دہرین مخلص ہمیشہ
 ہمارے پامال خزان ہے

دل میں میری کہنتی ہیں بچان فی فی ہر دم میں دیکھتا ہوں بیابان فی فی پہولی میں اپنی دل میں گلستان فی فی لاؤں کہاں کہاں میں امان فی فی دکھلاتی ہیں بچہ دیدہ گریان فی فی دل میں ہی ہو ہی ہیں سامان فی فی	کہا ہی ہیں ہنسی دل ترکان فی فی رکھا ہی جب ہی راہ عشق میں باغی درخ جنوں فی ہکو دکھا ہی عجب بنار دست جنوں کو روڑی ہی ہی ہلاش برسات کی تماشائی شک برقی کو کہ شوق پایی جس ہی گہ اشتیاق لعل
---	---

مخلص ہمیشہ صد رنج و الم کی طلع
 دکھلاتی ہی ہیں شب بھرجان فی فی

کہی جس ہی کہانی درو دل کے	ہوئی بیماری اوسکو سن کسل کی
---------------------------	-----------------------------

دل دیا کیا حق نے انکار ہے
 جب کہان ابھی نہ لکھا ہے
 دامن خط و کلام ابھی نہ لکھا ہے
 ایسی ادھی تی مخلص
 رسی تو دین کا بنین پارسا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دو ہفتہ کی سی سلاطین کی سی جیسا کہ
 سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی
 جیسا کہ سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی
 جیسا کہ سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی
 جیسا کہ سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی

مردان کی سی سلاطین کی سی
 سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی
 جیسا کہ سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی
 جیسا کہ سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی
 جیسا کہ سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی

نظام کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی
 سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی
 جیسا کہ سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی
 جیسا کہ سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی
 جیسا کہ سر بیدار کی سی جیسا کہ سر بیدار کی سی

فرق کب دہشت میں عدو ہے خلق دو بی ہوئے کہو میں ہے گل رخسار رنگ و بو میں ہے دل پھنسا عشق شمعرو میں ہے کیا ہمارا و سکی گفت گو میں ہے	لی کی دل کے گہی نہ دلدارے بری قاتل کے ہی فی ہوئے گل باغ ارم سے بے بہت میں جو جلتا کہوں مثل پروانہ جھڑی میں پھول مونیوے باتوں میں ہے
اس گھری ہو گا وہ کہاں مخلص و بیان اکثر یہ کہتے ہیں ہے	
موی پر ہی خال اور زہری کو ہے تو بیکار ساقی کا جام و سہو ہے میان بیچ عالم کی یہ جستجو ہے شہید گاہ تباہ کا لہو ہے اچھ تلوار ہے اور تیرا گلو ہے مری جان کا ایک عالم عدو ہے مری عشق کا شور و غل چار سو ہے سی آرزو سے آرزو ہے شکر لب مری کیا عجیب گفتگو ہے کہ فرمایا قرآن میں لا تقنطو ہے	وہ دل کو مری آپ کی جستجو ہے جو نخل میں میرا نہیں باہر و سے کسی کو ملا ہی پتا اوس کمر کا کف پائیں نہکت خاک کی نہیں دکھا کر کے ابرو یہ کہتا ہی قاتل ہو جب سہی عاشق سرا اسی شمع گر مری عاشقوں میں فقط میں جوں کا بغر و صل و لبر نہیں کہہ تنہا مری شیشی باتوں سے مروہ ہونڈہ یقین اس سے صل صبر کا ہی مہکو
کسی گل میں چھ بات حاصل ہی مخلص جو رخسار میں بار کے رنگ ہو ہے	

کسی گل میں چھ بات حاصل ہی مخلص
 جو رخسار میں بار کے رنگ ہو ہے
 کسی گل میں چھ بات حاصل ہی مخلص
 جو رخسار میں بار کے رنگ ہو ہے
 کسی گل میں چھ بات حاصل ہی مخلص
 جو رخسار میں بار کے رنگ ہو ہے

ہوں کہ ان کی صفوں کی بابت
 بھی بنیاد میں پسند کی راہ
 نواں چشم کون ہوا نہی در
 حقائق میں پسند کی راہ
 علی قول خاص پسند کی راہ
 علی قول خاص پسند کی راہ
 لکھتے ہیں کہ پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ

<p>صورت ابر بجا رفت دلدار میں</p>	<p>چشم سری انکسار دیکھ کر تک رہے</p>
<p>عاشق بی خان مان کہنی میں خلکھیں</p>	<p>وصل کا امیدوار دیکھی کب تک رہے</p>
<p> امید وصل کی ہوتی تو جستجو کرتے قبول سجدہ ہمارا جو خبر دے کرتے اگر نہ جلتی تپ غم میں ہم پتنگ کی طرح جو کرتا خواہش نیلای می وہ بادہ پرست رہو گردن کو دکنائی جو ہم دل صد چہا ہوا اسی موتی اور نہ چھو تھپ کو چہرہ سی حواس و رفتی میں اوس گل کی سیانہ اوٹھانہ سکنا کہنی تاب گرمی کی خورشید ہماری ہاتھ اگر اتنی بادشاہی دہر ہوا ہی صنعت مانع ای صبا جو تولاہی </p>	<p> تلاش یار کی ہرست کو بکو کرتے تو اپنی خون ل زار سی وضو کرتے تو کس طرح سے ہلا عشق شمع و کرتے تو ہم پیشہ نشہ دل اپنا رو برو کرتے کلیجہ اوکاسی ہیٹ جاتا اگر فو کرتے زبان سی جو کہی ہم اوہر کو چہو کرتے ہزار و ہشتاد بلبل کے گفتگو کرتے جو سوز داغ جگر میں سی و بدو کرتے منادی دل نہ لگانی کی چار سو کرتے شہر کا کل گلو سب مشکبو کرتے </p>
<p>سمجھتے سار پہاں ہوا اسی خلکھیں</p>	<p>جو مہر یہ سایہ گیسو بھیرو کرتے</p>
<p> مگر وقت پر میں نے عارف میرے واسے یہ نہیں سنس کی دل میں کہا دینی واسے ہم آخر میں اکدن کہا دینی واسے یہ بہت میں خدائی مشاونی واسے </p>	<p> پچھتہ تھکوا ہی دل میں کیا دینی واسے نبون پر محبت جان تیا ہی رورو ظلم کر کی سہرا پنا قائل تاشا خدا اپنی بندوں کو انہی بجا واسے </p>

ہوں کہ ان کی صفوں کی بابت
 بھی بنیاد میں پسند کی راہ
 نواں چشم کون ہوا نہی در
 حقائق میں پسند کی راہ
 علی قول خاص پسند کی راہ
 علی قول خاص پسند کی راہ
 لکھتے ہیں کہ پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ

۱۰۰
 عشق کا غناں کی گنج
 شمع سی روشنی ہو جانی ہی
 جانہ تو بھر خدایا نہ خازنی کی
 رنگ لکھائی کی بیکشتی خلکھیں
 نام عالم میں پوچھیں حسن کی
 گنجی گنجی کی بار نکالے
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ

ہوں کہ ان کی صفوں کی بابت
 بھی بنیاد میں پسند کی راہ
 نواں چشم کون ہوا نہی در
 حقائق میں پسند کی راہ
 علی قول خاص پسند کی راہ
 علی قول خاص پسند کی راہ
 لکھتے ہیں کہ پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ
 ہرگز نہیں ہے پسند کی راہ

سب کچھ دیکھ کر ہنس رہی تھی
 اس نے کہا کہ یہ تو بڑا عجیب
 حال ہے کہ میں نے کبھی نہیں
 دیکھا ہے کہ کوئی شخص اس
 طرح ہنسے کہ اس کے ہاتھ
 پاؤں ہلکے ہو جائیں۔

ایک بھلے بھلے شخص نے
 شوقِ غم سے اپنے دل کو
 بھرا دیا تھا۔ وہ ہر لمحہ
 روتا رہتا تھا۔ اس کی
 حالت دیکھ کر لوگ حیران
 رہتے تھے۔

۱۰۱
 میں نے دیکھا ہے کہ کبھی
 کوئی شخص غم سے اپنے
 دل کو بھرا دیتا ہے۔
 اس کی حالت دیکھ کر
 لوگ حیران رہتے ہیں۔
 میں نے بھی ایسا ہی
 دیکھا ہے۔

ہر بات کو بھول کر ہنسنا
 اب فاختہ کو قبر پر لگتی ہو سیجا
 سر پہ ہوا جل جل کی دل زار ہمارا
 دیکھا دیکھی آنکھ اڑھتا کر سو جانا
 جل جلی کا عالم یہ سب ہر مہر ہستی
 جرات ہی وہ اس صوف میں کاغذ ہستی

کل رک گیا انکار یہ دوسرے کی
 پھر آج وہی آپ نی تکرار نکالی

ملک ہستی آتش دل سے جلانا
 ہر گھڑی ہم خواب و ہم بستر سر
 جیتی جی صورت تو کدائی میں ہو
 جو گیا اوس آستی راہی عدم کا ہو گیا
 خطِ خط آتا ہی ورقِ صبر پر لکھا
 درد و غم سنگ مر مر آئینے لگا وہ سنگدل
 پردہ خانو میں جلنا ہی دل خاموش
 شکوہ کر نکلی زبان سے قلم سے زبان

جان تک مخلص خدا کی جسے کہہ سکتا
 اس ہی ناقدِ دان سے ل لگا نا منج ہی

ہن نشان عشق کی چھریاں
 لالہ سان داغ ہن ل میں چھپا ہن

اس نے کہا کہ یہ تو بڑا عجیب
 حال ہے کہ میں نے کبھی نہیں
 دیکھا ہے کہ کوئی شخص اس
 طرح ہنسے کہ اس کے ہاتھ
 پاؤں ہلکے ہو جائیں۔

و بهت ایسا حسین نام خدای
گر او سکون کند من سجده بوی
سپایان فرزند دلربای
من و خورشید سی افروز می
کنند زلف قمر حسن پیرای
ولا یحل کو داب کیا و کنای
۲۰۱

	<p>وہنوں سے امید کیا مخلص دوست نے جب کہ بیوفائی کے</p>	
--	--	--

اس قدر بیکو بی مشداری ہی
 جب سی گھری سری سداری
 دل وہ مصروف آہ و نالہ ہوا
 جیب و دامن کے اب اوڑا پرزی
 بیکو اکثر و کیس سی مندوں
 کیس عجب ہے اگر اوچی طوں
 موم ہو جای گا وہ سنگین دل

زندگی بیکو اپنی بہاری سے
 رات دن شغل آہ و زاری سے
 چشم سی بھر اشک جاری سے
 ای جنون موسم بھاری سے
 کوئی جانان کے خاکساری سے
 اس قدر جوش اشکیاری سے
 گرم بازار آہ و زاری سے

کوئٹہ کی شکل میں خلاص
نظم تیرنگہ کا کاپی ہی

<p>مل گئی خاک میں جواہری ہے دل میں ایسا عظیم نہانی ہے اس قدر زور ناتوانی ہے تن پر اک بال کے گزرائی ہے</p>	<p>عشق پہرا عدوی جانی ہے ظاہر اجنبی کے نہیں صورت بات کرنی کے ہی نہیں طاقت غم نے اسد چہ کر دیا لاغر</p>
--	---

[illegible]

بهاری اینگون که در این روزها
 بی کانی چشم کار می نمود که بی کانی
 خزان میں باد و نقاب
 پیچیدگی این همه بی کانی
 نه فیه بطنی کباب بی کانی
 لهور و لایسی الکن شرب
 سمندنا پیرای شرب
 بلال شرب
 ح

اے مخلصی بخشم سی نہ ہو مونیہ میرا دم آتا
 کیلئے ہرگز نہ یہ قلعی نہ کدورت ہوتے
 جیتی جی نیز زمین بنائیں مژ دوں گے طرح
 اس شب ماہ میں آجاتا جو غرت مھر
 اسی فلک نیکہ بد خلق سی کیا کا تم بھی
 کو بکو پھر تی نہ ہم چو تسی انگھوں سی ام
 شربت وصل کی یوقین نہ تھی تھیکو اگر
 باہر منت سے اگر ملتا سرخ و سکا پہن

۱۲
 نگران مین جسم تر و ناز گلشن
 بیمار می چشمی کای سحر
 کدین می نین جاکشی می سحر
 کدین می سحر ای خط اب کدین
 نین می سحر ای سحر
 رچی می سحر ای سحر
 سر و ن جان کدین

لدورت ہی ل میں صفائی کہاں ہے
جس میں کھوپڑی غرض سے غرض ہی
ہو وادام فرقت میں پائیدار
مزا اگلی باتوں کا ہو لا سنگھ
کس لبرو کہاں فی کیا تنگو سید
کیا لی کی دل تو فی بریا و ظالم
سیرانالہ پہونچا ہی باض فلک تک
مکدر ہی ناخن کو وہ صاف طینت
چلی پر ہی دل سے ٹہر کئے نہ پائی

بیاض و زرد و سبز
بجای بیاض و زرد و سبز
لکھنؤ و مرآت کو حجاب
عرف حسین کا تیری عطر گل ب کی لے
زبانہ و رنگی کا عطر گل ب کی لے
عبدین خدیو کی کیمیا کی لے
میرزا غلام علی کی لے
نظر نیکی کی لے
طال اکبر کی لے
دل آفرین کی لے

۱۰۶
دست پاکیں میں گل کی پتی
مکون گرون کان کی سب بادیاں
معدون گردیناں میں ہوجاے
مردمان آتھو کو گادیاں گھڑاں
آلی دیکھی ہو میرا دیاں ہوجاے
آب جب دیکھی ہو میرا دیاں ہوجاے
دن بانی زمین گنہگار دیاں ہوجاے
ساری دنیا پوئیں ہوجاے

[illegible]

<p>استقد محصل ہو کیون پر مرد خا طریکیا فضل حق سی پر کنہی شخا لیاں ہج چا کیے</p>	<p>مئی ہن غم چر کی ماری کئی دن سی جب چاہو تہ تیغ کروند ریدہ سہ ہی یا جانب غیار ہوا میل طبیعت بندی دین پسنا ہنسی کسی طایر دل کو دان لہفون میں شانہ ہی پی نیت تیرن اب بکئی کس رو و سیر سو یہ ویدار ہن بوئین مر یضون کی دو اکری تہو دن غیرت نور و ہی ہی رات شب قدر کری میری جانیکا ہوا قصد جو تم کو</p>
<p>مخلص کو نہ کیوں صحت آئینہ ہو جہت دیکھی نہ قدم او سنی نہاری کئی ن سنی</p>	<p>ہو سچی ہن غرض گور کناری کئی مئی کیون کرتی ہوا بر و سی اشاری کئی مئی کپڑی جو نہیں مئی او تار ی کئی دن سی پہری ہو جو زلفون کو سنواری کئی دن سی یان سر پہ چلا کرتی ہن آری کئی دن سی شب بہر تو گنا کرتی مین تار ی کئی مئی کیون بالین پہ سرخی ہو کاری کئی مئی حاصل جو ہوئی رخ کی نظاری کئی مئی یان صبر و شکیب آگی سدا ی کئی مئی</p>
<p>ای بت نہال جب ہم تیری با پی پڑی رہی فرقت ہوئی اسد چہ شور و زور پر طیلن کرا ہی رقیبون سی بت بہر دن عجب الفت میں پہنائی جو بین نہ طرقت دنی دوتی ہو کئیں نا سو سی بد سر یہ چشم چلتی چلتی غم میں تیری اپنا یہ نقشہ ہوا</p>	<p>زندگانی کی ہماری ہو کو میں لالی پڑی رفتہ رفتہ سوز دل سی جسم نہ چالی پڑی کینچتی میں بت غم پر بہان نالی پڑی سبھی ہم اپنی گلی میں خلعتی نالی پڑی حاشیہ یہ لورا و سپر ہی کہہ جالی پڑی نہی سفید و سرخ جیسی سی اب کالی پڑی</p>

ہر کسی کی کہانی میں کچھ ایسا ہوتا ہے جو اس کی زندگی میں ایک خاص لمحہ بن جاتا ہے۔
 اس لمحہ میں وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے اور اس کی زندگی میں ایک نیا باب کھلتا ہے۔
 یہ لمحہ اس کی زندگی میں ایک خاص لمحہ بن جاتا ہے۔
 اس لمحہ میں وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے اور اس کی زندگی میں ایک نیا باب کھلتا ہے۔

آپ گھر میں میری شریف نہیں لائیں طور بدلی ہے میں ہنسی میری دیوانی کی دل جلی کیوں نہ میرا حال پہ پروانی کی پاؤں پر سی تیری ہم سر نہیں کانی کی	جان پر کہیں کوئی یا کوئی تیری روی خوف ہی توڑی نہ دروازے کی پھیروں کو وہ تو جلتا ہی نہیں شمع کو ادھسکی پڑا بند بند اپنا جدیت شمع سی ہو جای
--	--

اپنی مخلص سی کدورت ہمیں کہتی ہیں
 اس سوا ہم نہیں کہ آپ کو سچائی کی

کیا عجب ہی شبِ صہلت ہی ریا و تیرا کچھ دور اجذب محبت کا جو شربت تیرا مہر سی فرہ بقدر کار تیرا برہ جا حسن تیرا جو مع مہر سی دونا برہ جا ایسی باتیں نکرو جس میں کہ جگر اڑ جا دیکھنی کس کا اب ان جڑو نشو و نما مات کرو تیرا ہی شہ کو چو سیاد اجڑ جا	طول کامل کا پر برو کی جو قصہ رنہ جا تم کرو لا کہہ شش آپ سی کچھ آو گی خاکساری پہ جو عاشق کی نظر اوسکی پڑی کیوں نہ ہی نظر او ترا ہوا مہتا بکا منہ موندہ لگاتی ہو محبت غیر کو قصہ کی لئی دشمنی میں ہی میری نہیں اوسکا دشمن چال اپنی نہیں ہر اک کو چرنا سہر پہ
---	--

قافیہ اس کا بدل اور نزل چڑھ مخلص
 تا بخند انون کی آگ تیرا تہہ برہ جا

وہ تیری پہلی دلو کا دل جلا نا یاد سی بعد مرن ہو اتنا کہ ہرانا یاد سی غیر کی گھر خوب نکو آنا جانا یاد سی لن ترانی دور سی جھکو سنا نا یاد سی	ہم نہ بھولیں گی تیرا ہکو سنا نا یاد سی وصل میں جو جواو تھانی پنج پہ پہ تیری میری گھر میں تم کہیں بھولی سی ہی آہن بی تکلف بزم میں غم و غمی رہی ہو دآ
---	--

یہ سب وہ دیرپرونی محبت ہی تھی
 تیری نے میری شمع کو کھینچ لیا
 وہاں غم و غمی ہی چھینک رہی ہیں
 یہاں کام اپنا ہوا چاہتا ہے
 وہ چاہتی ہی اوسکی الفت
 تو حاجت کو سوا ہوا چاہتا ہے
 نہ وہ خط سب سے حسن کا اب
 دگر گوشت افشانی
 دیکھتا ہے ایسا سب افشانی
 دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے
 کہ قسط و سب چاہتا ہے
 چاہتا ہے چاہتا ہے
 چاہتا ہے چاہتا ہے
 چاہتا ہے چاہتا ہے

[illegible]

[illegible]

دود او سینه سوزان من
 کی فرقت بی ایسی شد زن
 رخ سال چنانی بر آن بدن
 بی کمون بین بختی ای شکون
 بر که دیدان سر و لب اندام را
 غم و دل را بر سر و اندام را
 ای سینه سوزان من
 کی فرقت بی ایسی شد زن
 رخ سال چنانی بر آن بدن
 بی کمون بین بختی ای شکون
 بر که دیدان سر و لب اندام را
 غم و دل را بر سر و اندام را

فرش سی و شش کی که گشت	بن گئی و سست افرا که گشت
نور حق جان کی تری سجدین جام و دوش	شب سراج عروج تو ز افرا که گشت
بقای که رسیدی نرسید میج بی	
ای شهنشاه چون اس رسول بی	تجهه سی فصل بنین بر تبه بین بو کو بی
عفو کرم من مخلص جو بی ادبی	سیدی انت جیدی و طبیب قلبی
انده پیش تو قدسی بی دران طلبی	
مخمس بر غزل خواجہ حافظ	
ره مده در دل حبال خام را	از لب جانان طلب کن کام را
خوش بعثت کوش صبح و شام را	ساقیا بر خیز و در ده جام را
خاک بر سر کن نسیم ایام را	
می کشون کو منتب کا گیا بی دژ	جام می گروش من بی یان بیخیز
بی پنهن اس می سی زلبه کو حذر	سازر سے بر کفم نه تاز بر
بر ششم این دلق ارزق فام را	
عشق بین به فکر سوانی کبان	جاسته بین اسکو ب پر چون
کبه لین یون جو چاین سبال چین	گر چه بد نامی مهت نزد عاقلان
ماهی خوا سیم تنگ و نام را	
کیا کیا ساقی ترا سینه حضور	جام می رکبنا ای مجبه سی کبون دود
دژ پنهن مجیکو سر ارب سی غفور	باده در و چند اندین باد غرور
خاک بر سر نفس فخر جام را	

باده عشق صنم می چون دشت
 چو کوه سیمای زانده بت پرست
 رات دن بستی ای سلبه سلی
 باد لاله ای مرا خاطر خوش است
 کز دل یک باره بود آرام را
 ای غلبه تجبه بر خدا کامرانی

۱۱۳

ساری حسنین کمال دار بو
 حافظه حسن و فادار بو
 منس و مجید و فادار بو
 سر کون ای شکون و آزاد بو
 خشت جگر و سینه سوزان بو
 جلد و سینه سوزان بو
 جان سیری منصور و آزاد بو

کھنڈی کا مین شاد رنگ
 چنچ شکرورس سی جی شنگ
 بیسی مدد سب سرکار
 دل لگا پاپو بڑا
 راست بازون کی جلدی کے
 دوست فی جیت بی وفا کی
 سی دشمن سی آشنائی
 تنہی کیا خوب کی بی بات
 دیکھے کا پوری نہ ہوگی
 بہتین باہی بہت
 تیار اگر دشمنوں سی لبط دے
 بیسی کا بیس کو نشان کے
 محبت بھری تو نفرت رکھ
 سب سوا اور سی نہ محبت کو
 ۱۱۵
 کی دانگی سست بہت
 دشمنوں سی پیری کہ دور
 جہ سے غراہش ہی اگر فضا
 اس کدورت ہی اس بلکین
 اوٹھ رہی شہدین سری
 اشک کیا پوچھنی ہو دامن
 دوستی کی ہماری دشمن
 تنہی کیا خوب آشنائی
 آہا ہوں سچ ای بیٹر عزیز
 دوست ہی وہ نہ جس کی
 دوست بن کی کیا ہی ہم کو
 کی دشمن سی دشمنوں
 کی دشمنی سب کو
 ہی اس سے
 اب ایسی جگہ
 بن گیا ہوں وہی
 بن گیا ہوں وہی

دڑھی گرفتار کا	قیس کی مانند اسی سودا
سارے زمانے میں وہ سوا	زلزل کی خجبال میں ایسا
جالی کہیں دل ہی گرفتار	
اتنا تو غافل ہی کہ اوٹھتا نہیں	مردی کا ہی شہیدہ اما یقین
شب ہوئی آخر نہیں آگاہیں کہیں	صبح ہوئی چونک مسافر کہیں
فاصلہ جانا ہی خبردار	
دینگ ہی کی لینی ہی تو لوسیان	اپنی ہی سونہ ہی بڑی ہو لوسیان
اب نہ زبان کو میرے کہو لوسیان	چپ رہو لوسیان ہم سی نہ ہو لوسیان
جاؤ وہاں جلی بڑی بار	
مجھے اب جو رو جھٹا	عفو میرے آپ خطا کیجئے
بندہ کو آزاد رہا کیجئے	جاگے نہ نازا کو سپہ کیا کیجئے
جان سخت راہو خیردار	
چونٹہ نہیں اس کا ہی عالم گواہ	نیر مزہ کی ہی تری واہ واہ
میں ہی ہوں مشتاق نگہ رنگ ماو	ایک تو ایدہر بے خندنگ نگاہ
پینک کی سینہ سی پیری پار	
دل کو عجب طرح کا بجان ہی	کیا کہوں جو کچھ مجھی ارمان ہی
تم فدا دین ہے ایمان ہی	سری تو یہ جان ہی قربان ہی
تم تو فقط دل کی طلبگار ہو	
ہو گیا کچھ اور زمانی کارنگ	گرویش ایام سی مخلص بنگ

دوست سبھی رقیب و بدظن کو
 ترک کر تی جو میری دشمن کو
 تم کو ہو دوستدار دشمن کی
 ہو گئی جان نثار دشمن کی
 یہ شمشیر میری گردن کے
 دوستی و یکہو دوست بدظن کے
 ہوا تاباں یہ حیلہ و فن سی
 شعلہ نکلیں نہ کیوں میری تن سی
 جب مکر و پو مرآت دل زار
 اب صفائی کی کون پن اطوار
 عقل محاصر کے پانی سے قاصر
 دوستوں فحش کے دشمن ظہار
 با و فائون بی ہوفائی کے
 محسن غل مزار خانی نو اثر
 لاغر و زار و ناتوان ہیں ہم
 ضعف پیری سی نیم جان ہیں ہم

صدی انتخاری کیا ہی
 دود دل کی فاک کی کیا ہی
 سوزش سنبھلی غصہ کیا ہی
 میں نہیں جانتا خدا کی کیا ہی
 جس کی جلیا جی دل بگڑو آہ
 کھنڈا روں باہر سے کیا ہی
 چو کا دل میں جس کی کیا ہی
 نہین معلوم جی ای بار مہا
 سوجو کی کیا ہی
 صدی جی کیا ہی

مڑہ جی توک خار جی کیا ہی
 بی غضب کو زبیری کیا ہی
 سوجی جو زبیری کیا ہی
 ہی ہزار زبیری کیا ہی
 چشمہ زبیری کیا ہی
 شہ جی باخار جی کیا ہی

اشنا حال اشناج سنہ
 حال عشاق و لہیا جی سنہ
 ایسی دمزدن کو کوئی کیا جانی
 میر سے ہی نام ہی خدا جانی
 ننگ ہی او سکو عادی کیا ہی
 بیخ ہی صبح شام دل کیا ہی
 غم الم ہی مدام دل کیا ہی
 نفس ہے او سکا نام دل کیا ہی
 حسن مارا ہے کیا ہی
 خطری یا زلف بادی کیا ہی
 مہی جہت میں ای کیا ہی
 مانی کوئی باجویر کیا ہی
 مانی کوئی غل کا دھن کیا ہی
 دل غلط ہی غل کیا ہی
 دیون گریان نیران کیا ہی
 اس طرح تار تار کیا ہی

اس لٹی اتنی ناواں ہیں مہم	
لاکھ کوئی بھی کہی نہ کریں	ایک دم میں وہ ہو جوی پیر دین
ہاں پر کمیلیں ہوت سی نہ دیر	بات پر جان دین تیغ سی نہ دیر
اس قدر نرم و سخت جان ہیں مہم	
یری ہاتھوں سے ای بت گمراہ	جسم کا نٹا ہوا ہی سو کہہ کی آہ
چشم انصاف سی کراہتو نگاہ	کوہ پر بے گران ہی پر گاہ
یوں تو اک سنت اشخوان ہیں مہم	
زنبہ اپنا دکھائی کیا بندہ	قصہ اپنا سنای کیا بندہ
بات یہ موٹینہ لائی کیا بندہ	کون ہی تو تباہ کیا بندہ
میں سوچو جی میان ہیں مہم	
دیکھتا کیا ہی پیر پیر کے موصو	ہیا گتا کیا ہے پیر پیر کے موصو
جو بچلا کیا ہے پیر پیر کے موصو	سو چکا کیا ہے پیر پیر کے موصو
ایک بوسہ پر کیا گران ہیں مہم	
مخلص اب بچر دشت اپنی ہیں مہم	گوہر تاج پیش اپنے ہیں مہم
کہہ نہیں بہر سازش اپنی ہیں مہم	جان عالم نوازش اپنی ہیں مہم
خلق میں زندہ جاوہل ہیں مہم	
محسن برخل میں حسن ہیں مہم	
ابر چشم اشکبار ہے کیا ہی	سینہ میں دل نگار ہے کیا ہی
برسان اضطار ہے کیا ہی	آج دل بقرار ہے کیا ہی

جن مارا ہے کیا ہی
 خطری یا زلف بادی کیا ہی
 مہی جہت میں ای کیا ہی
 مانی کوئی باجویر کیا ہی
 مانی کوئی غل کا دھن کیا ہی
 دل غلط ہی غل کیا ہی
 دیون گریان نیران کیا ہی
 اس طرح تار تار کیا ہی

جست کا مقام میری کتب کو بہترین

<p>دہ منہ کی ہر ایک لہریں ایل کی ہر ایک لہریں ایل کی ہر ایک لہریں ایل کی ہر ایک لہریں</p>	
<p>نہ ہنسی میری یا کہ بصارت کو دھونڈنا سوئی کمر نظری نہ آوی تو کیا کروں</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>تسلیف کی ہی در نہ تیری مال الہی ہوں وضع دل سے رنج و غم سیکشتی کہیں</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>کشتن میں آج دل کی صنم ہی کشتی پرین مٹھی پرین کہ باغ میں ہم میٹھے کرین</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>جنت میں جہنم جلائے صلا کی کرتا پسین امیر کا دربار اس لیے</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>صحبت سے سب کی اسکوئی اچھلا سیلے مجھ کو لباس فقر سے ہی عار اس لیے</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>نامہ سخی سخی سخی سخی محسن منور شاہ قدرت اللہ قدر</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>کیا لغات معنوی کی فرڈل قلموس می یا اہی کہ مزید کہلتی نہیں افسوس می</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>جو شہر دل سے اڑتا وہ جہاں سے عاشقوں کی دل سے حسرت قتل دہی</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>صورت ابرہار شکوے بارش ہی ام حسن کو اپنی ہزار فوس کاوش ہی ام</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>ہر طیش بیان معنی برق در افان عشق کی پیچہ سی در من ضبط کا کیونکر می</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>بخیہ کاہی عقل کی کیا کام اسکا کر سکی صبر و طاقت کو یہاں ہی کوچہ کی گری</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>اب و دل جہنم ہی کہ رخصت ناموس چکے فی قانون ہر ربط کا ہی پسین</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>
<p>کیا صدا خوش آتی ہی بڑی ہی سب پر چلے کی بات کو فوجیہ آواز کا جوس ہی</p>	<p>کیا ہی ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر کیسے ایک شہر</p>

رکتا میں طبع کی کجی و عیب کی وجہ سے
 جو عارض صدف بن جھونکی بن جھونکی
 رکتا میں طبع کی کجی و عیب کی وجہ سے
 جو عارض صدف بن جھونکی بن جھونکی
 رکتا میں طبع کی کجی و عیب کی وجہ سے
 جو عارض صدف بن جھونکی بن جھونکی

یہ سکندر سے ہی پیدا ہوا ہے	
اک زمانہ تھا کہ ان کی سر پر شاہی کمانچ	اک زمانہ تھا کہ ان کی بی بی بیکہ سی کمانچ
اک زمانہ تھا کہ اک عالم میں تھا ان کا راج	پونچھ تو انسی کہ جاہ و کثرت نیاسی آج
کچھ ہی انکی پاپس غیر از حسرت و فسون	
ماجر ایچہ دیکھ کر مخلص بھی شش آگیا	نشہ غفلت میں بند گھڑی میں دیکھ گیا
دریہ ہوں بے رشتہ ان کی کوئی بھی کھا	کل تو قدرت پای خم رکھتی تھی تیج ریا
آج رہیں جام می یہ خرقة ساکوس	
مستحسن نول مرزا خانی نواہر	
السان ہوں میں حور و ملک ہوں پری	رکتا میں امید حیات خضری ہوں
اس دفتر عالم میں ہر اک کا نظری ہوں	پہنٹی ہی گرساں سحر کی سفری ہوں
اس نرم میں میں شک چراغ سحری ہو	
بیفایدہ کرتا ہی بیان شکوہ و دلدار	سنتا ہی وہ کب طالب یدار کی گفتار
اسد بجا اوسی میری کہانی سی ہو عار	ہر چند میں کہنی میں ہو اچھ ہی کئی بار
شب بھی میری قصہ یہ بولا وہ ہی ہو	
آؤں نہ کہی ہوش میں گر عد ہی ہلائی	بیدار ہوں گر ملک الموت ہی دہکائی
سرمکون نہ کہی ان سنی قیامت ہی آئی	اوس کو سی نہ اوتھوں چھکے ہی سو رہی ہلائی
رکتا میں عجیب طرح کی کچھ خبری ہو	
بمخوہ ہوں وہی انی سی سدرچمن لہوی	ماستہ کوئی ہونڈی تو میرا نہ تیا ی
چ کتا ہوں کہنی میں مری کوئی نہ لگائی	اوس کو سی نہ اوتھوں جو کہی ہی پہچائی

جب اگر بندہ اپنی بی بی سے کھانا کھا کر
 کوئی بی بی باہر سے کھانا کھا کر
 تو نور بی بی باہر سے کھانا کھا کر
 نور بی بی باہر سے کھانا کھا کر
 دیکھ کر ملک مہو کا رونا دھونا
 دیکھ کر ملک مہو کا رونا دھونا
 ۱۲۱
 دیکھ کر ملک مہو کا رونا دھونا
 دیکھ کر ملک مہو کا رونا دھونا
 دیکھ کر ملک مہو کا رونا دھونا
 دیکھ کر ملک مہو کا رونا دھونا

ہر اک کی کجی و عیب کی وجہ سے
 ہر اک کی کجی و عیب کی وجہ سے
 ہر اک کی کجی و عیب کی وجہ سے
 ہر اک کی کجی و عیب کی وجہ سے

[illegible]

عجب نهی گردش لیل و نهار اگلای نامانی
 جهانگی باغین بیوگی سیار اگلای نامانی
 بهار سی عدد من اسیر نویرانی
 بهشت بهشت هم نفست بهشتین بهشتین
 خیال ال زردین بهشت این گذر فانی
 بهاری سحر باطن و کینه کفر و کینه
 بهشت ملک عدم سحری محض
 گمان اینا غلط کلا کلا جیب دیده انور
 بهشت غور و جو و کینه انور و کینه
 واسوخت
 یادانی بنده ایام که بهر صبح و سحر
 انانها گرد میری حور و شوق کلا حلقا
 حور و غلمان سحر و کینه بهشتین
 ساری و نیای بر و کینه بهشتین
 اینی خورینی سی تها صبح و سحر و کینه
 رات دن صحبت احباب رتبه سی علم
 و بهوم عالم من بهی کبابی خوش لای
 سب حینون کو بهوس میری می
 خود پسندی کی سبب عشق تها اینا باغ
 رتبه تها غنچه دل به پیر صورت باغ
 میر زایان جهان کا کمال مینی چراغ
 بلبل خلد سی خوش انی گلستان کاترک

۱۲۳

عجب نهی گردش لیل و نهار اگلای نامانی
 جهانگی باغین بیوگی سیار اگلای نامانی
 بهار سی عدد من اسیر نویرانی
 بهشت بهشت هم نفست بهشتین بهشتین
 خیال ال زردین بهشت این گذر فانی
 بهاری سحر باطن و کینه کفر و کینه
 بهشت ملک عدم سحری محض
 گمان اینا غلط کلا کلا جیب دیده انور
 بهشت غور و جو و کینه انور و کینه
 واسوخت
 یادانی بنده ایام که بهر صبح و سحر
 انانها گرد میری حور و شوق کلا حلقا
 حور و غلمان سحر و کینه بهشتین
 ساری و نیای بر و کینه بهشتین
 اینی خورینی سی تها صبح و سحر و کینه
 رات دن صحبت احباب رتبه سی علم
 و بهوم عالم من بهی کبابی خوش لای
 سب حینون کو بهوس میری می
 خود پسندی کی سبب عشق تها اینا باغ
 رتبه تها غنچه دل به پیر صورت باغ
 میر زایان جهان کا کمال مینی چراغ
 بلبل خلد سی خوش انی گلستان کاترک

[illegible]

(X)

(X)
 در دسر کتوتی بر شخص کا اوس کر کی بو
 کردی نهی باد کشی باد صبا وان هر سو
 عاری هرست فی لطفت سی تنها آب جو
 کلخه طاقون بدن رات هر رتبی بهی
 اولکی خوشبو سی مرغ اینی هر رتبی نهی
 رشک کہا تا تنها مکان سی هر خبر خفا
 حور و غلمان کو دیان بهیا تا تا نا جانان
 اک فی رنگ کا هر وقت سمان بهتا تا
 رشک گلزار ارم اینا مکان ربهتا تا
 ایسی ربهتی تی هوا سرد و دیان پر بریا
 برف پر سردی کی صید مسمی ربهتا تا
 کوزه ناز و اسر و هوا سی اهنند
 هوکتی گرمی خورشید فلک بی اول
 بنگله جلمتی سینه پر بریا و کل اندام طری
 کوزه برف نهی خانی نهی یانی کی طری
 ایک ایک گرمی من فرش ایسا بهتا تا
 ایسا و گها جو نه اوس فی کپین فرش زیبا
 جلگه یه من حسرت فی لگایا و بریا
 آسمان کو بهوا آئینه کی صورت سکنا
 عالم نور بهیا کیا فرش چشم بدور
 برف کی رشک سی تو بر موی کب کا فو
 خلدی سی اکی خدا بهی تی حور و غلمان
 سبک آنکھون مین هوا اوس کی گستاخجان
 فرط خوشبو سی جبهتا تا سرا و ده مکان
 ایسا خوشبو سی معطر تها و مرغ رضوان
 عطر نس کیو مری کی شیشو کی بهی بهتا تا
 (5)

[illegible]

باید و جوانان هیچ مسلمانی را
 و غنا و خرد و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا

کتهی الفت بین کسی عشق بی کمالهوتا	جان کس طرح سیاهی کونی کسی پر کھوتا
زندگانی سیاهی کونی ماتمه سیاهی کونی کھوتا	یاد مین ایست سیاهی کونی کھوتا
ببین ایسی سیاهی کونی مین بشه کونی مین	ببین طالب سیاهی کونی مین بشه کونی مین
یهی مذکور مین سیاهی کونی کز تاهتا	اس مین کیا فایده مطلوب نهو طالب کا
اپناه نرات راکر تاه سیاهی کونی کز تاهتا	جسکو مین چاهون و مجبه پر و دل کز تاهتا
راہ دل کو تو غرض سیاهی کونی کز تاهتا	تالی اک ماتمه سیاهی کونی کز تاهتا
عشق مین نل کی سنا ہو گئی جان مین	غم مین راجھی کی بنی مین سیاهی کونی کز تاهتا
بھرتی تھی یا مین مجنون کچھ لیلی بن	صوت بلبل یہ کھلی جاتی مین کھلی مین
سمیع پر جان سیاهی کونی کز تاهتا	شمع کا نور سیاهی کونی کز تاهتا
عیش و عشرت کی دن آخر ہو سیاهی کونی کز تاهتا	یا مین اوسکی راکر تاه سیاهی کونی کز تاهتا
اس ترو و مین پڑا رہتا ہون نرات کھالتا	رات دن خالق عالم سیاهی کونی کز تاهتا
ساز آباد خدا یا دل ایرانی را	یاد مہرتبان هیچ مسلمانی را
یا وہ ایام تھی وہ لطف مرا تھا یا رو	یا وہی مین ہون کہ جی تیا ہون نرات
نقش بر آب تھی وہ طور پرانی سب تو	شعر یہ درد زبان رہتا سیاهی کونی کز تاهتا
ساز آباد خدا یا دل ایرانی را	

خواب مین سیاهی کونی کز تاهتا
 و غنا و خرد و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا

بہشتی مین سیاهی کونی کز تاهتا
 و غنا و خرد و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا
 و صفات و کمالات و کمال و کرامت و کبریا

[illegible]

عشق کا لہریں جو ہر طرف سے
 میں آتا ہے ہر طرف سے
 جان پہنچاؤں حال میں از انوار
 اب کوئی دم نہ جان مجی علی
 درویش کیسے کہ تیرا تھا چہ شہر
 بچا دیو کیسے کہ تیرا تھا چہ شہر
 ابی

کون سی جو نہیں لدا رسی ہی خوشنود
 عشق ہی پاک اجل چمکی اوشی کی سلام
 ہولی ہی خاں آباد کی ہی بربادی
 نالہ واہ سی اوسکی ہن بیت فریادی
 خرمین صبر من و تباہی شاک لگا
 اشک اکھنڈی بھاکری ہن کج پڑا
 مبتلا رہتا ہوں ہر وقت بد درجہ گاہ
 گھونچا کر صنم شوخ سی اطمین شعار
 عیش و عشرت ہی میں کٹی تھی ہنیشہ ورا
 بونی تھی اپنی بے عیش و طربین اوقات
 جہمہ تک دو برکی تھی نہ رسائی نہ خفا
 طرف غیر نہ تھی تیری طبیعت مایل
 آگی اسٹ روشی سچا نہایت چل
 ایسی جانہ کہیں نہ تیری لڑائی تھی
 نام برعبر کی تم کہنچی تھے حرف نظر
 یاد میری نہیں سنی تھی سدا شام و سحر
 ذوق اسد نہ رہتا تھا نہیں سیر و نکلا
 اور ہر اک سی کیا کر لی ہو بخایم و سلام
 ہر کسے ہی نہیں لیتی ہو کوی کیر نام

کون سی جو نہیں لدا رسی ہی خوشنود
 عشق ہی پاک اجل چمکی اوشی کی سلام
 ہولی ہی خاں آباد کی ہی بربادی
 نالہ واہ سی اوسکی ہن بیت فریادی
 خرمین صبر من و تباہی شاک لگا
 اشک اکھنڈی بھاکری ہن کج پڑا
 مبتلا رہتا ہوں ہر وقت بد درجہ گاہ
 گھونچا کر صنم شوخ سی اطمین شعار
 عیش و عشرت ہی میں کٹی تھی ہنیشہ ورا
 بونی تھی اپنی بے عیش و طربین اوقات
 جہمہ تک دو برکی تھی نہ رسائی نہ خفا
 طرف غیر نہ تھی تیری طبیعت مایل
 آگی اسٹ روشی سچا نہایت چل
 ایسی جانہ کہیں نہ تیری لڑائی تھی
 نام برعبر کی تم کہنچی تھے حرف نظر
 یاد میری نہیں سنی تھی سدا شام و سحر
 ذوق اسد نہ رہتا تھا نہیں سیر و نکلا
 اور ہر اک سی کیا کر لی ہو بخایم و سلام
 ہر کسے ہی نہیں لیتی ہو کوی کیر نام

اب جو یوں کرے ہو بیا تیرے غور کلام
 دشمنو نسبی کہتے ہیں ایند اب تاجی کام
 عشق ہی پاک اجل چمکی اوشی کی سلام
 ہولی ہی خاں آباد کی ہی بربادی
 نالہ واہ سی اوسکی ہن بیت فریادی
 خرمین صبر من و تباہی شاک لگا
 اشک اکھنڈی بھاکری ہن کج پڑا
 مبتلا رہتا ہوں ہر وقت بد درجہ گاہ
 گھونچا کر صنم شوخ سی اطمین شعار
 عیش و عشرت ہی میں کٹی تھی ہنیشہ ورا
 بونی تھی اپنی بے عیش و طربین اوقات
 جہمہ تک دو برکی تھی نہ رسائی نہ خفا
 طرف غیر نہ تھی تیری طبیعت مایل
 آگی اسٹ روشی سچا نہایت چل
 ایسی جانہ کہیں نہ تیری لڑائی تھی
 نام برعبر کی تم کہنچی تھے حرف نظر
 یاد میری نہیں سنی تھی سدا شام و سحر
 ذوق اسد نہ رہتا تھا نہیں سیر و نکلا
 اور ہر اک سی کیا کر لی ہو بخایم و سلام
 ہر کسے ہی نہیں لیتی ہو کوی کیر نام

اب جو یوں کرے ہو بیا تیرے غور کلام
 دشمنو نسبی کہتے ہیں ایند اب تاجی کام
 عشق ہی پاک اجل چمکی اوشی کی سلام
 ہولی ہی خاں آباد کی ہی بربادی
 نالہ واہ سی اوسکی ہن بیت فریادی
 خرمین صبر من و تباہی شاک لگا
 اشک اکھنڈی بھاکری ہن کج پڑا
 مبتلا رہتا ہوں ہر وقت بد درجہ گاہ
 گھونچا کر صنم شوخ سی اطمین شعار
 عیش و عشرت ہی میں کٹی تھی ہنیشہ ورا
 بونی تھی اپنی بے عیش و طربین اوقات
 جہمہ تک دو برکی تھی نہ رسائی نہ خفا
 طرف غیر نہ تھی تیری طبیعت مایل
 آگی اسٹ روشی سچا نہایت چل
 ایسی جانہ کہیں نہ تیری لڑائی تھی
 نام برعبر کی تم کہنچی تھے حرف نظر
 یاد میری نہیں سنی تھی سدا شام و سحر
 ذوق اسد نہ رہتا تھا نہیں سیر و نکلا
 اور ہر اک سی کیا کر لی ہو بخایم و سلام
 ہر کسے ہی نہیں لیتی ہو کوی کیر نام

کون سی جو نہیں لدا رسی ہی خوشنود
 عشق ہی پاک اجل چمکی اوشی کی سلام
 ہولی ہی خاں آباد کی ہی بربادی
 نالہ واہ سی اوسکی ہن بیت فریادی
 خرمین صبر من و تباہی شاک لگا
 اشک اکھنڈی بھاکری ہن کج پڑا
 مبتلا رہتا ہوں ہر وقت بد درجہ گاہ
 گھونچا کر صنم شوخ سی اطمین شعار
 عیش و عشرت ہی میں کٹی تھی ہنیشہ ورا
 بونی تھی اپنی بے عیش و طربین اوقات
 جہمہ تک دو برکی تھی نہ رسائی نہ خفا
 طرف غیر نہ تھی تیری طبیعت مایل
 آگی اسٹ روشی سچا نہایت چل
 ایسی جانہ کہیں نہ تیری لڑائی تھی
 نام برعبر کی تم کہنچی تھے حرف نظر
 یاد میری نہیں سنی تھی سدا شام و سحر
 ذوق اسد نہ رہتا تھا نہیں سیر و نکلا
 اور ہر اک سی کیا کر لی ہو بخایم و سلام
 ہر کسے ہی نہیں لیتی ہو کوی کیر نام

دیکھتی ہوں تمہیں یا تم کہی ہو جو ڈال
 والہ وعاشق و شیدا میری شہوتی ہم
 رہے عشق کا مجھ سے بھی نہیں تھا سر جان
 بی مری رہتی تھی تصور کی صورت حیران
 جاہ کو دیکھ کر تری جان فدا کرتے تھے
 رائد کی جو ریا کرتی تھی صحبت نہ رہی
 ہوفانی کے ترقی سی مروت نہ رہی
 نہ تو وہ اکسرت صحبت نہ وہ الفت ہی
 کس خطا پر تو ہو او شمس جان عجم کین
 کس لئے در پی بخشش ہی تو امی نہ تھیں
 گان بہ گل دیکھ کر تری یاد میں اب کھا باون
 گر مجھ اول ہی تھا دل میں چاری آیا
 پھلے ہی روز کیوں طرز جفا دکھلایا
 اب مجھ معلوم ہوا آپ میں بد ذلتوں میں
 جہنم سے بھیجے تھے کہ اب ہو گا عجیبہ
 میں سمجھتا تھا سدا اپنا بچہ ہی دولت خواہ
 ہر گز ہری ساز ہی آپ کو سن سازو سے
 قول باطل ہی قید کیا یہ والتدبیر
 لڑے معشوق ہی از رنگی نہیں کاگا

اوس گھڑی ز نسبت فریقین کو تھی
 اس طرح پاس تیری نہ بھی ورتی ہم
 دیکھنی کا میرے وقت تمہیں تھا ارمان
 اونٹھ نہیں سکتا تھا اک لفظ بھی باہر جان
 اونٹھ کے سو مرتہ قربان ہوا کرتے تھے
 اترو اصلا ہی تمہیں جسے محبت نہ رہی
 قصہ کو تہا محبت گئی الفت نہ رہی
 بلکہ ہر لحظہ نیا رخ فی کلفت ہی
 کچھ بھی الفت کا ترخیل میں ہی پھر
 ہوں میں عشق جان باز تیرا جان نہیں
 محمد بان چھو کہو کس طرح غصہ میں پائون
 آتش عشق کے کیوں دل لعلی بہر کا یا
 اولیٰ اب کہتی ہو یوں جیسا کیا پھل
 توہ شرارت کی بھگتی ہی تری با تو میں
 تھا نہ معلوم میرا حال کر گیا تو تہا
 کہ سو اپنی تو کرتا نہ تھا غیر و نہ گاہ
 با تیر ذرات کیا کر لی ہو گا زونے
 نخصین دنیا میں کوئی دوسرا تجھ سا خواہ
 زینت رخ کسی ٹوڑی ہر شام و چاہ

زلف کو دیکھ کر جی پویش میں رہی
 گل عارض ہو پویش دل و جان ہی رہی
 اوسے مانع ہو کرین ہی فدا جان چو کہ
 رنگ پیرہ کی فدا جان نہ رہی
 سب کا دل کا اوس شمع کو ہر دار کون
 طرز و انداز کا اوس شمع کو ہر دار کون
 ۱۳۲
 جان نہ رہی جیسا کہ لکھتے ہیں
 شمع کو ہر دار کون
 جان نہ رہی جیسا کہ لکھتے ہیں
 شمع کو ہر دار کون
 جان نہ رہی جیسا کہ لکھتے ہیں
 شمع کو ہر دار کون

اوس کی چونک کر دیکھ کر دیکھ کر
 نور و عشق و انداز کا اوس شمع کو ہر دار کون
 نور و عشق و انداز کا اوس شمع کو ہر دار کون
 نور و عشق و انداز کا اوس شمع کو ہر دار کون

درینک سبب کی تمنا بدستور جاریست
 لایچا نملال اس در کجی دل به
 درینک سبب کی تمنا بدستور جاریست
 لایچا نملال اس در کجی دل به
 درینک سبب کی تمنا بدستور جاریست
 لایچا نملال اس در کجی دل به

مسلمی کورده لبون بر جو خصب سرخی یان اسطیحات کونیس دیکه کسیر یون این	جسطح آتش سوان بی کتا ویدان چاه کا پاسا سرک چاه دقن بر بی جان
میری باکیت تمام او سیر بهر ناز واد طنز امیر سخن ساری تیا و ن او سکو	قتل عالم ده کری دیکه بد بر انکمه او سکو راه میں جو بر و تم کی ہی تجا و ن او سکو
لوٹ ہو تو ہی وہ عشق بنا و ن او سکو میری اور او سکی گرد دیکه ملاقات کو تو	جها کنی بغلین گے تو جو دھا و ن او سکو رشک سے ماتھے سے رویا کری رات کو تو
لطیف او س کے ہون اور نکر و ن سچ کلام جس قدر یاد جلا یا ہی مجھی تونی مدام	اپنا من بانتار و ن او س کے نکالو نہیں کام او تنہا ہی میں ہی جلا و ن تھی تو نہیں نام
اسطرح سنیہ دلا رام جو کجا ہو آج تک مینی کسی سے کجا تیرا کلا	چہلین سپہیں ہون تو سامنی تیار و جل گیا دل تو زبان ہی مہی نکلا شکلا
الصنم بہر خدا کر تو معان کب یہ خطا عشق تیرا جو گلی کامری اٹا ہوا	میں دل و جان ہی مریاں نثار و شیدا سخت بی چین ہون جیبا جھجی دشوار ہوا
تجسکو دیکھا جو چین من صنم گل خیار حور و غلمان سدا رہو تین چہر سنی نثار	اگ پر لومنتی ہی گلشن جنت کی جبار لب پہلا چہڑ و نہیں دامن کو تیری لہلہار
مندی میں خوبی تقدیری ایسی محبوب تجھ سے عشق زانی میں کجاں پاؤنگا	تیرا طالع بن ازل سے ہی میرا مطلق تیرا ثانی نہیں بجان جہاں پاؤنگا
ایسا گل چہرہ کب ای غنچہ دیاں پاؤنگا میں گروں جو پر نرا کو توجہ پر قربان	نہ کہی دیکھوں جو حورن میں پاؤنگا ہی مریجان نہیں ناخن ہی دلبر قربان
فی الحقیقت نہیں اسباب کو کجی باور اس لئے تھا کہ نہ غیر کا جہاں ہوئی گذر	

ان کا دوا دیکھا کہ وہ ایام کی ہم
 اس کے دل میں تیرا کجی دل بہ
 اس کے دل میں تیرا کجی دل بہ
 اس کے دل میں تیرا کجی دل بہ

بن جانا ز خا تجی اسد و سوز
 فدا و دانا ای
 مطلق چو او خوش می کام
 خا صحت عطا می
 آغاز اسکا پیکر ایجا
 ده سنگت ای می
 بنجاید عیش تو گونا
 کیا تونی فر
 مطلق چو او خوش می
 آغاز اسکا پیکر ایجا
 ده سنگت ای می
 بنجاید عیش تو گونا
 کیا تونی فر

نیمی نصف کا قابل ہے کہ جس کو دل آرا می دگر
 در دامن کجاست که دل آرا می دگر
 دست بستہ کجاست که دل آرا می دگر
 دست بستہ کجاست که دل آرا می دگر

خود فضا حش محبت کجاست که دل آرا می دگر	کسے وای کرین معشوق عشاق کجاست که دل آرا می دگر
عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش	اولیٰ اگر کجاست که دل آرا می دگر
سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر	چشم خود فرشت کشم زیر کف بانی دگر
عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش	خرد ماضی کا ابی پہلی نوکر اسے فضا حش
سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر	بڑ بڑا نا بہر تیرا جھکوں نہیں جہا تا آج
عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش	چشم خود فرشت کشم زیر کف بانی دگر
سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر	کسے وای کرین معشوق عشاق کجاست که دل آرا می دگر
عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش	عشک کو جیسے سنا کر کی نویں دیکھا تا
سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر	چشم خود فرشت کشم زیر کف بانی دگر
عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش	بھاتی جھکوں نہیں وقت کی داسا کل کل
سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر	جھکوں نہیں شعر سنائی سہی ہلا کیا حاصل
عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش	چشم خود فرشت کشم زیر کف بانی دگر
سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر	عاشقوں کی نہ ہوا اندازہ ایچہ کجاست که دل آرا می دگر
عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش	نہ کہ تھسا کوئی جھکے لکے بھونکے
سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر	چشم خود فرشت کشم زیر کف بانی دگر
عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش	پہٹ گیا جی سیر گودل پہر اوتیرا
سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر	بسن بادہ چھو بہر شعر تو پڑہ پڑہ سننا
عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش	چشم خود فرشت کشم زیر کف بانی دگر
سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر	عذر کر کے لگا اور دور کی قدر غمگرا

عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش
 سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر
 عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش
 سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر

۱۲۷

افشا

کہہ پڑے میرا جان طبع میری کی بانی
 اس کی سنی تیری کہ تو بہر جانی بانی
 اور دینے ہی بدست لکے بہر جانی بانی
 دینے ہی بدست لکے بہر جانی بانی

عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش
 سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر
 عاشق کی گیس نہیں ہو کو کا اسے فضا حش
 سید ہم جانی دگر دل بدل آرا می دگر

وان کجائین جهان کا نہ پتا ملتا ہو
 نہ ملین ملنی سے تیری جو خدا ملتا ہو
 ہم خدا کا پیروں اور پیروں سے
 ہم خدا کا پیروں اور پیروں سے

اس سب ہم بھی کھا کرتی ہیں کھو یا کھو	کیون جہا پائی تیرا ہو گیا خاطر اوس
نہ ملین ملنی سے تیری جو خدا ملتا ہو	وان کجائین جہا کا نہ پتا ملتا ہو
اس وقت تھی بچا لگا لگا پائسا	دل بامید غامض تیری ساتھ ہوا
ہو کی ششہ تیری اس چالشی چو	اور تو کہیں گے ہم سے اسی صدمہ زدغا
نہ ملین ملنی سے تیری جو خدا ملتا ہو	وان کجائین جہا کا نہ پتا ملتا ہو
کیا تیری یاد میں نہیں لگی نازک تن	یان کی اکی میں بحث کر تابی حیلہ دین
عہد مہنی ہی کیا آج سہی مشفق	جو تو آتا نہیں اس مت کو اپنے چہرہ میں
نہ ملین ملنی سے تیری جو خدا ملتا ہو	وان کجائین جہا کا نہ پتا ملتا ہو
پڑ گئی زلیست دنیا میں ماری لالچ	اسی ہنگامہ پڑی جب ہی میں تیری پا
کیون پڑ میں ہم نہیں اس بیت کو کر کمالی	سچ ہی اندہ نہ بیدار کی پالی ڈالی
ملین ملنی سے تیری جو خدا ملتا ہو	وان کجائین جہا کا نہ پتا ملتا ہو
تجہ سے اب مٹی ہی مارو کی ہر گاہ کیوں	تو جو ہو جا تا ہی اب دیکھ کی جھکو پوتا
اس کے گہنے میں ہا کھو ہم کھا کر خوش	ہم بھی کر لین گی کسی مریب گرم خوش
نہ ملین ملنی سے تیری جو خدا ملتا ہو	وان کجائین جہا کا نہ پتا ملتا ہو
جوتی پزار ہی دھرت کی جھکو بھالی	اصل پر اپنی کیا بات کسی نہ سننی
ہو گئی ہم بھی تہنگ ریدہ دل کو بھی	آج تک صحبت بد بسنی کہی نصرت کی
نہ ملین ملنی سے تیری جو خدا ملتا ہو	وان کجائین جہا کا نہ پتا ملتا ہو
پا جیون ساتھ جو ہی ششہ الفت توڑ	لاکھ مہنی کھا تو صحبت بد و لبر چوڑ
نہ سنا تو توئی جو مہنی کھا نہ کو موڑ	شرقا پا جیون ہی لیتی ہیں کتنا جوڑ

وان کجائین جہا کا نہ پتا ملتا ہو
 نہ ملین ملنی سے تیری جو خدا ملتا ہو
 ہم خدا کا پیروں اور پیروں سے
 ہم خدا کا پیروں اور پیروں سے

وان کجائین جہا کا نہ پتا ملتا ہو
 نہ ملین ملنی سے تیری جو خدا ملتا ہو
 ہم خدا کا پیروں اور پیروں سے
 ہم خدا کا پیروں اور پیروں سے

20.2

11/24

DUE DATE

19/5/21

URDU STACKS

2218

1915 AM

91242

PPOLY

Date	No	Date	No.
3-1-64	183	Am. fus	